

# سوانح کشمیر



محمد زاہد نیازی نقشبندی





محمدزاده نیازی نقشیندی

۱۰۸

نوریّه رضویّه پیاپی کیشنز  
ا۔ گنج بخش روڈ لاہور

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

85034

مواجہہ کے سامنے	_____	نام کتاب
محمد زاہد نیازی نقشبندی	_____	شاعر
ربيع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء	_____	باراول
سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری	_____	باہتمام
ورڈزمیکر	_____	کمپوزنگ
اشتیاق اے مشاق پرنٹر لالہور	_____	مطبع
نوریہ رضویہ پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور	_____	ناشر
1N107	_____	کمپیوٹر کوڈ
روپے	_____	قیمت

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

گنج بخش روڈ لاہور 7313885 / 37- الحمد مارکیٹ غزنی سڑیٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

## انتساب

والدِ محترم علیہ الرحمۃ کے انتہائی مخلص دوست

واجب الاحترام

جناب شیخ نیاز حسین آف حیدرآباد

کے نام

کہ جن کی محبتوں کا ہم پر بہت قرض ہے

فقیر لا ثانی

محمد زاہد نیازی

نقشبندی مجددی

# بظل عنایت

پیر طریقت جگر گوشہ حضور نقش لاثانی

آل نبی اولاً علی مرشدی حضور قبله پیر

سید محمد ظفر اقبال عابد شاہ صاحب

دامت بر کا تهم العالی

مرکزی سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ حسینیہ

علی پور سید اں شریف

## فہرست

٩	..... عرضِ حال	*
۱۱	..... رشید ہادی	*
۱۳	..... ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	*
۱۹	..... خدائے لمبیز لیل ہے وہ خدائے ذوالجلال ہے (حمد)	*
۲۱	..... مجھ پر اپنی رحمت کر دے یا اللہ (دعا)	*
۲۲	..... جی میں آتا ہے کہ نعمتِ شہ والا نکھوں	*
۲۳	..... جو مسلمان درودوں کے بکھیرے موتی	*
۲۴	..... بیمار کو یار بکھیرے کوئی پیغامِ شفا بخیج	*
۲۶	..... کیا کھوں کیا میرے حضور کا ہے	*
۲۸	..... اگر دعا کو کبھی دستِ مصطفیٰ اُٹھے	*
۳۰	..... دید کے واسطے آنکھوں کے بنائے رستے	*
۳۲	..... جہانوں کے لئے رحمتِ محمد ﷺ	*
۳۴	..... ہے میسر نعمتِ خوانی آپ کی	*
۳۵	..... میرے آقا میری سر کار مدمینے والے	*
۳۷	..... خوش بخت ہے وہ اک بار بخی جو پہنچا ہے ریاض الجنة میں	*
۳۹	..... خدا نوازے گارہمتوں سے یہ کام پیارے سدا کیا کر	*
۴۰	..... ظلم و تهم جہان سے کافور ہو گئے	*
۴۱	..... دہر میں بھٹکی پھرتی تھی انسانیت اور نہ تھی روشنی	*
۴۳	..... اشک آنکھوں سے مری آج بھے جاتے ہیں	*

- \* آئیں گے غلام آقا کب مسجدِ نبوی میں
- \* حج گئے بازار سارے حج گئی ہے ہرگلی :-
- \* اپنے بھی نہیں اپنے دشمن ہے زمانہ بھی
- \* کاش ایسی بھیک دیں کبھی خیر البشر مجھے
- \* مل جائے مجھے کاش گدائی تیرے درکی
- \* سرکار کی محفل کو سجانے کے لئے آ
- \* ہوں گرفتارِ غم مجھ پر کرد و کرم در پر حاضر گنہ گار ہے یا نبی
- \* میں جو کچھ بھی ہوں آپ کی ہی عطا ہے
- \* یہ لطفِ خاص بھی عالی جناب ہو جائے
- \* تشنگی دل کی بجھائیں گے وہ ان شاء اللہ
- \* رحمت کی بھیک پانے سرکار کی گلی میں
- \* در بدر بھٹکا ہوادنیا کا ٹھکرایا ہے
- \* بزمِ جاں ذکرِ محمد ﷺ سے سجانے کے لئے
- \* دل کہتا ہے اب یہ میرا اے یار مدینے جائیں گے
- \* جھوم جھوم نام لے نبی کا باوضو
- \* اے کاش میری آنکھیں خضری کو دیکھ آئیں
- \* ہر مانگنے والے کو قرینے سے ملے گا
- \* مدنی مشہل من ٹھار کی باتیں
- \* رہ حیات میں وہ شہر یار کافی ہے
- \* کونیں کے گزارے سرکار کے سہارے
- \* مجھے بھی پستیوں سے اب نکالو
- \* کرم ہو یار رسول اللہ اب آئیں ہم مدینے میں
- \* آپ سایا مصطفیٰ ہو گا نہ دنیا میں سخنی
- \* مل جاتا ہے جب کوئی مهمان مدینے کا

۷۵	* نبی کی یاد سے جو دل کبھی بسائے نہیں
۷۶	* لمحات جب ملے ہیں مواجهہ کے سامنے
۷۷	* غلام ہوں مجھے وابستہ کرم رکھیے
۷۸	* پتی پتی پھول پھول یا رسول یا رسول
۸۰	* ذکرِ محبوب کی لذت کو یہ لب جانتے ہیں
۸۲	* خدا ہم کو بے شک خدائی نہ دے
۸۳	* میرے مرشد کا جو گھرانہ ہے (منقبت)
۸۴	* دنیا میں یوں جیا کرو (دعوتِ فکر)
۸۶	* الفاظ کے گلشن کی مہکار سدیدی ہے (منقبت)
۸۷	* اللہ اللہ یہ شکوہ و عز و شان اولیاء (شان اولیاء)
۸۸	* والد محترم کی جدائی میں
۸۹	<u>حصہ پنجابی</u>
۹۰	* خالق اللہ رازق اللہ سب داما لک اللہ (حمد)
۹۱	* کدوں تیکر غماں دا ز ہر پیوں یا رسول اللہ
۹۲	* دکھاں غماں دے کو لوں میں پچھا چھڑا لیا
۹۳	* چار کھدے نیں دل اندر گنہگار مدینے دا
۹۵	* نہ کوئی آرزو خدائی دی نہ میں طالب کے خزانے دا
۹۷	* عابد زاہد عاصی کو چجے سونہ نے وان سوتے
۹۹	* نعت لکھنے دا جدوں لگا پتہ تھوڑا جیہا
۱۰۱	* کرم سر کار دا ہے وا جاں پیا ماردا
۱۰۳	* او گنہاراں دیاں مکیاں آج انتظار یاں
۱۰۵	* سیدی مرشدی یا نبی یا نبی
۱۰۷	* خیالاں توں اُچا مقام آپ دا اے
۱۰۹	* مقدر جیہد اوی جگاؤ ندا اے سوہنا

- \* گناہاں دی میں جان داہاں سزا اے ..... ۱۱۰
- \* سوہنیاں گلاں لج پال دیاں ..... ۱۱۲
- \* شاناں مرے نبی دیاں سب توں زرالیاں ..... ۱۱۳
- \* تیرا لے کے ناں میں سوہنیاں وچہ جگ دے موج کراں ..... ۱۱۶
- \* قطرہ کرم دا کوئی میں ول وی میرے سائیاں ..... ۱۱۸
- \* فیر آلی یاد مینے دی دل سینے اندر ہلیا اے ..... ۱۱۹
- \* اللہ دا کرم ہو یا جاواں صدقے نصیباں دے ..... ۱۲۰
- \* کریماں سوہنیاں میرے تے کردے ایہہ عطا جلدی ..... ۱۲۱
- \* اللہ تیرے جیہا کوئی نہ بنایا مدنی کریم سوہنیاں ..... ۱۲۲
- \* میرے لباس تے جس دیلے اوہدی نعت ہندی اے ..... ۱۲۳
- \* اُچیاں نیں شاناں سرکار دیاں ..... ۱۲۴
- \* عاشقاں جشن منایا اوہدے عاشقاں جشن منایا ..... ۱۲۶
- \* ساڑی ضرورتاں نوں سرکار جان دے نیں ..... ۱۲۷
- \* کم چنگے میں کیتے نیں کد سوہنیا ..... ۱۲۸
- \* حق تعالیٰ دا پیارا کملی والا آ گیا ..... ۱۳۰
- \* دروداں دے تحفے سلاماں دے تحفے ..... ۱۳۱
- \* اتھے نہ کرے کوئی اغیار دیاں گلاں ..... ۱۳۲
- \* کرم ایسا کمایا سیداں نیں ..... ۱۳۳
- \* مستقبل تے میریاں نظر اخبار رکھاں حال دیا ..... ۱۳۵
- \* دھماں پیاں نے جو میرے ناں دیاں (ماں) ..... ۱۳۶
- \* رباعیاں ..... ۱۳۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## عرضِ حال

الحمد لله! میں اپنا دوسرا مجموعہ نعمت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں نے پہلے مجموعہ نعمت ”سرکار کی گلی تک“، میں عرض کیا تھا کہ میں نعمت گولی کو فن نہیں سمجھتا یہ سراسر عطا کا معاملہ ہے کیونکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر انوار خداوندی ہیں حسن صورت و سیرت کا یہ عالم ہے کہ طائفین کی تابانیاں آپ کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور جو بھی آپ کو دیکھتا ہے پکارا ٹھتا ہے کہ ایسا حسین و جیل چہرہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ نعمت گوشراۓ نے آپ کے سراپائے اقدس کو ہر دور میں خرائج شعر پیش کیا ہے اب حضرات میرا ایمان ہے جب تک یہ سراپائے اقدس فکر و نظر میں رچ بس نہ جائے اس وقت تک نعمت کہنا ممکن نہیں یہ وہ مقام ہے کہ جہاں دُور دُور تک فن نظر نہیں آتا بلکہ یہاں حسن عقیدت ہاتھ باندھ کھڑی نظر آتی ہے۔

نعمت کے حوالہ سے آقا علیہ السلام کی کرم نوازیوں کا کیا بیان کروں پہلی کتاب کی اشاعت سے بہت پہلے سرکار ﷺ نے شرف باریابی بخشنا اور مسجدِ نبوی میں بھی نعمتیں عطا فرمائیں اور اب یہ کتاب جب آپ کے ہاتھوں میں ہو گئی تو یہ غلام پھر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھت پر عرضِ حال کر رہا ہوگا۔ ان شاء اللہ اس سفرِ مبارکہ کے دوران عطا ہونے والی نعمتیں تیرے مجموعہ ”یہ کوچہ حبیب ﷺ ہے“، میں پیش کروں گا۔

میں آج جس مقام پر ہوں یہ یقیناً میرے ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کیوں کہ کچھ عرصہ قبل میں غزل کہا کرتا تھا اور ممتاز شاعر جناب مشتاق اطیف صاحب میری اصلاح فرمایا کرتے ہیں۔ مشاعروں میں شرکت کے بعد جب رات گئے گھر واپس آتا تو والدِ محترم علیہ الرحمہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا۔ آخر ایک دن فرمانے لگے کہ اگر تمہیں شعر کہنے کا اتنا شوق ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت کہ وجود نیا میں بھی تمہارے کام آئے گی اور آخرت میں بخشش کا وسیلہ بھی۔ چنانچہ یہ بات میرے دل پر نقش ہو گئی اور میں نعمتیں کہنے لگا اور والدِ محترم علیہ الرحمہ میری اصلاح فرمانے لگے اور ساتھ ساتھ میری بھرپور حوصلہ افزائی بھی کی اور خود

میری لکھی ہوئی نعتیں پڑھیں۔ آج اللہ رسول کی مہربانی والدین کی دعاوں اور مرشد کریم کی روحانی توجہ سے صورتحال یہ ہے کہ وطن عزیز کے نامور شاخوان حضرات میرا لکھا ہوا کلام پڑھ رہے ہیں۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے  
ہر چند کہ میں والدِ محترم کی پیروی کرتے ہوئے عوامی انداز کی شاعری کرتا ہوں لیکن  
اس مجموعہ میں شامل نعمتوں میں آپ کو ادبی رنگ نظر آئے گا۔ میرے بزرگ متاز نعت گو شاعر  
رشید ہادی صاحب نے میرے ذوق کو نکھارنے کے لئے مجھے اپنے ساتھ نعتیہ مشاعروں میں  
شریک ہونے کا موقع فراہم کیا جہاں نامور ادبی لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ انہیں سن کر  
میرے اندر بھی اس شوق نے انگڑائی لی کہ میں بھی اس رنگ میں نعت کہوں۔ پھر رشید ہادی  
صاحب نے میری بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی اور میں اس قابل ہوا اس کے لئے میں ہمیشہ ان کا  
مشکور رہوں گا۔

میں وطن عزیز کے نامور نقیب جناب خاور عظیم قادری صاحب کو بھی خراج تحسین پیش  
کروں گا کہ فنِ نقابت میں مجھ سے بہت بڑے ہونے کے باوجود مجھے بڑا بھائی سمجھتے ہیں اور  
میری عزت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شاد و آبادر کے۔ (آمین)

یہاں خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہوں گا محترم جناب شیخ محمد ناصر پاشی صاحب اور شیخ محمد  
زادہ صاحب آف شوکت فیبر کس کا کہ نعتیہ حلقوں میں مجھے متعارف کروانے میں اہم کردار ادا  
کر رہے ہیں۔

اور ان تمام عاشقانِ مدینہ کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ جو نعت کے حوالہ سے اپنی محبتوں  
سے نواز رہے ہیں۔

آخر میں نوریہ رضویہ پبلی کیشنر کے محترم جناب سید محمد شجاعت رسول شاہ صاحب کا  
شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ مجموعہ پیش خدمت ہے۔ کہیں غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیے گا۔

فقیرِ لا ثانی

صاحبزادہ محمد زادہ نیازی نقشبندی مجددی

0300-6636729

نقیب آقائے دو جہاں ﷺ - فقیر لاثانی محمد زاہد نیازی مجددی نقشبندی جن کا تازہ نعتیہ مجموعہ "مواجہہ کے سامنے" شائع ہورہا ہے۔ میں یہاں اُن کا تعارف پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں محافلِ نعت پاک میں یہ سُنج سکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہیں اس لئے نقیب آقائے دو جہاں ہیں۔ آستانہ عالیہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور سیداں سے روحانی تعلق کی وجہ سے فقیر لاثانی ہیں۔ الحاج عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نیازی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ سے وابستگی انہیں مجددی نقشبندی بناتی ہے۔ ان کا نام محمد زاہد ہے۔ زاہد تخلص رکھتے ہیں۔

محمد زاہد نیازی کے والدِ گرامی قدر الحاج عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ دنیاۓ نعت میں ایک منفرد۔ بلند اور عوامی مقبولیت کا مقام رکھنے والے ایک ایسے نعت خوان اور نعت گو شاعر تھے جن کا لکھا اور پڑھا ہوا کلام آج بھی ہر محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں پڑھا جاتا ہے وہ محبانِ مصطفیٰ ﷺ کے جذبات و خیالات بہت آسان پیرایا میں نعت کی شکل میں ڈھانے کا جدا گانہ انداز رکھتے تھے ان کا کلام بڑے بڑے شہرت یافتہ قوال اور نعت خوانانِ عظام نے پڑھا اور زبانِ زدِ عام ہوا انہوں نے نہ صرف پاکستان کے طول و عرض گاؤں گاؤں قریٰ قریٰ میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے گیت گائے بلکہ بیرونِ ممالک سے خصوصی دعوت پر انہیں نعت پاک سنانے کے متعدد مواقع نصیب ہوئے۔

حکومت پاکستان کی طرف سے اُن کی نعت خوانی کے اعتراف کے طور پر انہیں سرکاری طور پر حجج بیت اللہ کے لئے بھی بھیجا گیا۔

زاہد نیازی کو عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ابتداء سے ہی اپنے گھر۔ محلہ اور معاشرہ میں خالص اسلامی ماحول نصیب ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت رکھنے والے نعت خوانانِ عظام۔ مشائخ عظام۔ علمائے کرام نعت گو شعرائے کرام اور سامعین نعت سے میل جوں نے بھی اپنا اثر دکھایا۔

اس لئے آج زاہد نیازی کہیں محفل پاک میں سُنج سیکرٹری کی حیثیت سے کہیں نعت خوان اور کہیں نعت گو شاعر کی حیثیت سے عاشقانِ سر کارِ دو عالم ﷺ کے قلوب واذہان کو منور کرتا نظر آتا ہے۔ یہ درویش صفت انسان بہت کچھ ہو کر بھی اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا اور اس کا یہی انداز سے منفرد مقام کا حامل بنایا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کی عزت کرنے والا عجز و انکساری کا یہ پیکر تاریخِ خالی ہونے کی صورت میں بے لوٹ انداز سے محفلِ نعتِ پاک اور نعتیہ مشاعرہ میں شرکت کے لئے ہمہ وقت تیار نظر آتا ہے کہ انہی سرگرمیوں کو وہ اپنی آخری نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے البتہ اگر مطلوبہ تاریخ کے لئے وہ پہلے کہیں وعدہ کر چکا ہے تو معذرت خواہانہ انداز میں مجبوری طاہر کر دیتا ہے کہ وعدہ خلافی کرنا اُس کے قریں دھوکہ دہی کے زمرہ میں آتا ہے۔

زاہد نیازی کو نقیبِ محفل اور نعت خوان کے طور پر میں نے اتنا نہیں سن جتنا نعتیہ مشاعروں میں سنائے کہ کہے ہوئے کلام کو سن کر نعت گوئی کے اساتذہ کرام بھی خوب داد سے نوازتے ہیں اور اس بات کے معترض ہیں کہ فنِ نعت گوئی کے وسیع علم اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے مالا مال زاہد نیازی ایک معتبر نام ہے۔

”مواجہہ کے سامنے“ کے مطالعہ کے بعد میں نے مشورہ دیا کہ زاہد صاحب آپ پنجابی اور اردو کلام کو الگ شائع کریں تاکہ ادبی مقابلوں میں کتاب کو بھیجا جاسکے مگر زاہد نیازی نے یہ کہہ کر مجھے لا جواب کر دیا کہ دنیا کے کسی انعام یا مقابلہ میں اول دوئم آنے کی مجھے تمنا ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں کسی صلحہ و ستائش یا تعریف و توصیف چاہتا ہوں۔ میرے لئے تو یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی اور میں نے اپنے آقا ﷺ کی سنہری جالیوں کے پاس کھڑے ہو کر اپنے آقا ﷺ کو نعتِ پاک سنائی ہے اور محاذِ پاک میں محبانِ مصطفیٰ میرا کلام و بیان سن کر مجھے عزت بخشتے ہیں اور نعتِ پاک کے حوالہ سے ہی انتہائی قابل احترام شخصیات میرا احترام کرتی ہیں حالانکہ میں تو عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کا ادنی خادم ہونے کو بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ محمد زاہد نیازی کو سرورِ کوئین ﷺ کے صدقہ میں مزید رفتتوں سے نوازے اور زورِ قلم اور زریادہ ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

رشید ہادی عفی عنہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

زادہ نیازی کا مجموعہ شعر جس میں حمد، نعمت، منقبت اور استغاثہ کے حوالے سے شعروں کا نوع اور خیالات کی بولمنی موجود ہے، میرے لیے نہایت خوشگوار احساس کا سبب بنائے ہے، شعر کی بہیت، مضمون آفرینی کی ندرت اور اسلوب کی صیانت نے متاثر کیا، یقیناً زادہ نیازی کو شعر پر دسترس حاصل ہے، یہ دور نعمت کا ہے اور قریب قریب یہستی یہستی نعمت کی جاری ہے، نعمتیہ مجموعہ بھی تسلسل سے اشاعت پذیر ہو رہے ہیں، اطمینان ہوتا ہے کہ سوچ کا رُخ عافیت کے حصار میں ہے اور صداقت شعرا کا جو ہر تابدار ہے۔ اس دور بے اماں میں نعمت، ہی پیوستگی احساس کی ترجمان ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ جذبے بیدار ہے اور خیال کا یہ رشتہ سلامت رہا تو امت مسلمہ کو قبلہ رُخ ہونے میں دریں ہیں لگے گی، نعمت، حروف کی طہارت بھی ہے اور معانی کی حسین ترتیب بھی، اس سے ایک ایسے تعلق کا اظہار ہوتا ہے جو شاعر کو بھی اور سامع کو بھی فعتیں عطا کرتا ہے اور یہی تعلق مستقبل کے سہانے پن کا پیغام بر بھی ہے۔ زادہ نیازی کے نعمتیہ اشعار سے ایک گونہ مسرت ہوئی اور ایک اعتماد محسوس ہونے لگا، کہتے ہیں اس زمانے میں اچھی روایات ناپید ہوتی جاری ہیں، جہاں فرشتوں کا ساذ و ق پرورش پاتا تھا وہاں:

”پرے باندھے عفریت گویا کھڑے ہیں۔“

جس صاحب فکر و نظر سے ملنے پر گلہ صاف سنائی دے گا کہ نئی نسل نے ماضی سے رشتہ توڑ لیا ہے، علم کی روایت، تقویٰ کا تسلسل اور ایمانی سماج کی صورت، مضمحل ہے، یہ شکایت منفعل ہونے پر مجبور کر رہی ہیں اور اصحاب دانش اس پر پوری قوت سے تبصرے کر رہے ہیں اسکے باوجود ایک اعتماد اُمُد نے لگتا ہے۔

زادہ نیازی کا گھرانہ نعمت کا گھرانہ ہے، اُن کے والد گرامی عبد الاستار نیازی مرحوم کے شب و روز نعمت لکھنے، نعمت پڑھنے اور مجالس نعمت کی سر پرستی کرتے ہوئے گزرے ہیں، ایک آواز جو دلنشیں بھی تھی اور پر درد بھی، وطن عزیز ہی میں نہیں باہر تک سنائی دیتی تھی، حرمت ہے کہ

اُن کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد بھی یہی آواز ہر کہیں سماں توں کی تطہیر اور تہذیب کا باعث ہے، نیازی مرحوم نے یہ ذوق اولاد میں منتقل کیا وہ جسے اپنی زندگی کا اٹاثہ سمجھتے تھے وہی اپنی نسل کو ودیعت کیا، نہ معلوم درہم و دینار کی وراثت کتنی چھوڑی مگر یہ یقین ہے کہ عقیدت و محبت کی سلیقہ مندی کی وراثت سب کو دے گئے، اک زمانہ تھا کہ نیازی صاحب مرحوم کا مجموعہ نعمت میرے پیش نظر تھا، اُن کی مجھ سے محبت تھی کہ میں اُن کے مجموعہ نعمت کے پیش لفظ کے طور پر کچھ لکھوں، اُن کا تعلق اس قدر استوار تھا کہ تعییل حکم کرنا پڑی۔ پنجابی زبان کے نعمت گوشائی، جب اُردو نعمت کا مجموعہ لئے تشریف لائے تھے تو اک گونہ حیرت ہوئی تھی، پڑھاتو مزید حیرت ہوئی کہ نعمت کا جذبہ بہر نگ اثر آفرین تھا۔

زادہ نیازی جب اپنے والدِ مرحوم کے اٹاثہ جات کے وارث کے طور پر اپنا مجموعہ نعمت لے کر آئے تو نسلِ نو پر اعتماد کو بڑا سہارا ملا، یہ حیں روایت کا تسلسل ہے۔ باپ کا علم بیٹے کو از بر ہے، اب تو حضرتِ اقبال کو شکوہ نہ ہو گا، مجھے زادہ کی صلاحیتِ شعر کا ایک مدت سے اعتراف ہے حتیٰ کہ جب نیازی مرحوم مجموعہ نعمت لئے آئے تھے تو بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا تھا کہ کیا آپ نے یہ مجموعہ زادہ کو دکھا دیا ہے تو وہ مسکرائے اور اپنی توسعی پرسرت کا اظہار کیا، زادہ غزل کے لمحے سے آشنا ہے، لفظوں کے انتخاب کا اُس سے سلیقہ آتا ہے اور اسلوبِ شعر کی روایت مجھی اُس کے پیش نظر ہے، اس پر گھرانے کا دینی ماحول، نو خیز عمری سے ہی نعمت کا سایہ اور شخصی میلان، اس روایت کو اور مجلہ کر گیا ہے، اب تو وہ صرف حروف میں نعمت نہیں کہتا۔ اُس کے افعال و اعمال، سیرت و کردار کی ہر جنبش نعمت کا قدس اوڑھے ہوئے ہے وہ اب نعمت گوشائی، ہی نہیں، نعمت کے آداب سے تراشا ہوا ہیں جوان ہے، اس سے مجھے نبتوں کی برکات کا اندازہ ہوا، صبحِ رحمانی نے کہا تھا

میرے طاقِ جاں میں نسبت کے چراغِ جل رہے ہیں

مجھے خوفِ تیرگی کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

علی پور کی مستحکم نسبت نے نیازی کو بھی ہر تیرگی سے پناہ دے دی ہے۔

زادہ نیازی کے ہال نعمتیہ مضامین کی متعدد جھیتیں ہیں، اُس نے اپنی شعری صلاحیت کو کئی قالب میں ڈھالا ہے اور کامیاب رہا ہے، مرح میں حسنِ ذات، حسنِ سیرت، حسنِ عطا کے تمام حوالے موجود ہیں اور ہر خیال بڑے سلیقے سے باندھا گیا ہے۔ مثلاً حسنِ ذات کے والے سے کہا

وَاضْحَىٰ چہرہ ہے مازاغ بصر، لب یوْجِی  
اور حسیں گیسوئے واللیل ہیں شانے کے لئے

کستوری و عنبر سے مہک ڈھونڈنے والو  
خوبصورت کا مزہ اُن کے پسینے سے ملے گا

تیرے قدموں کے لمس۔ نہ انہیں رفت بخشی  
اب بھی نازاں ہیں شہا غارِ حرا کے رستے  
خُسنِ سیرت کی جلوہ سامانیاں دیکھئے۔

اہل طائف نے تو برسائے تھے پھر اُن پر  
لب شیریں سے جھٹرے پھر بھی دُعا کے موتي

بد دعا جان کے دشمن کو بھی کب دیتے ہیں  
بن کے رحمت وہ جو آئے ہیں زمانے کے لئے

آپ نے عمل سے اپنے ثابت کیا زندگی اصل ہے بندگی خدا  
غیر بھی دے رہے ہیں گواہی تری کیا حسیں تیرا کردار ہے یا نبی  
اور اب چند خُسنِ عطا کے حوالے

میرے دامن میں تو ذریعوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا  
ان کی رحمت نے مگر سب ہی بنائے موتي

میں تو گمنامی کے جنگل میں بھٹکتا رہتا  
یا نبی کتنا کرم آپ نے فرمایا ہے

موج بلا میں زاہد کشتی پھنسی ہوئی تھی  
مجھ کو ملے کنارے سرکار کے سہارے

کشکول لے کے ہاتھ میں دنیا کے بادشاہ  
منکتوں میں آ ملے ہیں مواجهہ کے سامنے

رحمت برس رہی تھی رسالت مآب کی  
ہم بھیگتے ہے ہیں مواجهہ کے سامنے  
زاہد نیازی، تمنائے کرم کے آداب میں اطاعت شعرا کے اساسی جذبے کو نہیں  
بھولے اس لئے ان کا اعتراف ہے۔

نارسائی کا گلہ اپنی جگہ یہ تو بتا  
تو چلا ہے کبھی محبوب خدا کے رستے  
کردار کی یہ نعمت نصیب ہو جائے تو پھر کوئی غم نہیں رہتا، بلا کا اعتماد آ جاتا ہے۔  
کشتی نبی کے نام پہ جب میں نے چھوڑ دی  
رستہ بنا کے دیتے رہے خود بھنور مجھے  
اس عطا و کرم کا ایک نجی کیمیا بھی زاہد نیازی کو ہاتھ لگا ہے مثلاً کہتے ہیں  
تو بھی سلطانِ مدینہ کی ذرا بزم سجا  
تیری قسمت بھی جگائیں گے وہ ان شاء اللہ

زاہد نیازی کی نعمت، مضماین نعمت کے متعدد اشاروں کے باوجود ایک طلب پر محصور ہے،  
مدینہ منورہ جو شہر تمنا بھی ہے، قرب مکانی کا حوالہ بھی ہے اور ناچارو لاچار کے لئے جائے اماں  
بھی ہے، اس لئے ہر نعمت گو حاضری کی تمنا کرتا رہا ہے، یہ تمنا نعمتیہ شاعری کا جزو اعظم ہے اس  
لئے ہر کہیں اسی کی جلوہ ریزیاں ہیں مگر زاہد نیازی کے ہاں یہ تڑپ حاصل تمنا ہے۔ پورے  
مجموعہ میں اس تڑپ کی رنگارنگی دیکھی جاسکتی ہے۔ خواہش جب اندر کا ایقان بن جائے، تمنا  
جب واردات کا روپ لینے لگے تو کرم ہو جایا کرتا ہے، زاہد نیازی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا،

خواہش انگڑا یاں لیتی رہی، اس کے طلاطم نے جسم کو لرزادیا تو اجازت نصیب ہو گئی، زیارت کی تمنا بھر آئی، حاضری کا کیف اس قدر ہمہ جہت تھا کہ ہر جہت دکھنے لگی، بڑے اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ زاہد نیازی کی نعتیہ شاعری کے دو پرتوں میں، ایک جانے سے پہلے اور ایک جانے کے بعد، آئیے خواہشوں کی جلترنگ دیکھیں۔

قالے دیکھے کے طیبہ کے میں رو دیتا ہوں  
میں بھی آ جاؤں نہ اس بار مدینے والے

اے زائرِ مدینہ مجھ کو بھی ساتھ اپنے  
لے چل کسی بہانے سرکار کی گلی میں

مجھ کو بھی آئے گا طیبہ سے بلاوا اک دن  
حالتِ قلب مری شاہ عرب جانتے ہیں

وہ آنکھیں بھی آنکھیں ہیں کس کام کی  
جنہیں تیرا جلوہ دکھائی نہ دے

زاہد کی تمنا ہے اُس وقت یہ دم نکلے  
یا رت یہ پہنچ جائے جب مسجد نبوی میں  
حاصلِ مراد پانے پر وارثگی کا عالم عجب دلکشا ہے۔

اپنے دامن میں درودوں کے سوا کچھ بھی نہیں  
ان کی چوکھت پہ یہ سوغات لئے جاتے ہیں

مدینہ پاک میں پہنچو تو بس درود پڑھو  
لب پہ مہر ادب اور نظر میں خم رکھتے

دیکھ آیا ہوں جس دن سے رعنایاں گند کی  
نقشہ ہے نگاہوں میں ہر آن مدینے کا

وہ چند روز جو گزرے نبیؐ کی چوکھت پر  
وہی حیات کا حاصل ہیں وہ بھلائے نہیں

دل ہے کہ اپنے گھر میں بھی لگتا نہیں مرا  
ایسا پسند آیا نبیؐ کا نگر مجھے  
اب تو زاہد کو یقین ہو گیا ہے کہ  
مسافرانِ لحد کو سکون کی خاطر  
نبیؐ کے شہر کا قرب و جوار کافی ہے  
اس لئے اُن کی دعا بھی یہی ہے۔

تمنا ہے زاہد نیازی مری  
خدا اُن کے در سے جدائی نہ دے  
یہی اعتماد اور یہی ذوق و شوق زاہد نیازی سے نعت لکھوار ہا ہے، خوش قسمت یہ جوان جس  
نے محبت کا سوز پالیا ہوے اس لئے اب تو اُسی کے نوکِ قلم سے بھی روشنی پھوٹنے لگی ہے۔  
روشنی پھوٹتی ہے نوکِ قلم سے میرے  
ذاتِ احمدؐ کو میں جب نور سراپا لکھوں  
میں نہایت حرمت کے ساتھ زاہد نیازی کے اس مجموعہ شعر کا خیر مقدم کرتا ہوں۔  
— اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

وائس چانسلر

انڈی پنڈٹ یونیورسٹی فیصل آباد

## حمد

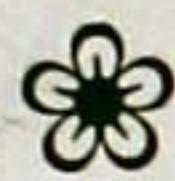
خدائے لمبیزل ہے وہ خدائے ذوالجلال ہے  
 وہ باکمال ہے بڑا اسی سے ہر کمال ہے  
 وہ رفعتوں کا ہے امیں ہر ایک دل میں ہے مکیں  
 وہ لا شریک وحدۃ نہ اس کی مثل ہے کہیں  
 عروج ہے فقط اسے اسی کو ہر کمال ہے  
 خدائے لمبیزل ہے وہ  
 وہ کیڑے پاتا ہے پھرتوں میں اس کی شان ہے  
 اور اس کی قدرتوں کو دیکھ کر بشر حیران ہے  
 سمجھنہ جس کی آسکے وہ ایسا اک سوال ہے  
 خدائے لمبیزل ہے وہ  
 یہ پانیوں پہ کشتمیوں کا تیرنا اسی سے ہے  
 یہ تیرا میرا چلنا پھرنا بولنا اسی سے ہے  
 جہاں بھی دیکھ لو اسی کی ذات کا جمال ہے  
 خدائے لمبیزل ہے وہ

کوئی پر کی چاہ میں جہان سے گزر گیا  
کسی کا گوہرِ مراد سے پیالہ بھر گیا  
کہیں خوشی کی بارشیں کہیں فقط ملال ہے

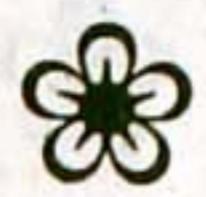
خداۓ لَمْ يَزَلْ ہے وہ شجر میں وہ حجر میں وہ تو شمس اور قمر میں  
سماعتوں میں ہے وہی مرے دل و نظر میں وہ  
میں زاہد اس سے پھر سکوں مری کہاں مجال ہے  
خداۓ لَمْ يَزَلْ ہے وہ

## دعا

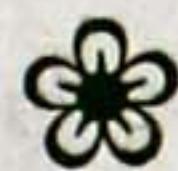
مجھ پر اپنی رحمت کر دے یا اللہ  
 میرا حالی دامن بھر دے یا اللہ  
 پلک جھسکتے پُل سے پار اتر جاؤں  
 اپنی رحمت کے دو پردے یا اللہ  
 محشر کی ذلت سے کاش میں نج جاؤں  
 مجھ کو بس اس قابل کر دے یا اللہ  
 تو اپنے محبوب کے صدقے رکھ لینا  
 عاصیوں کے محشر میں پردے یا اللہ  
 چھوڑ کے تیرا دریہ اور کھاں جائیں  
 تیرے بندے تیرے بردے یا اللہ  
 جب تڑپوں طیبہ سے بلا و آآ جائے  
 آہوں میں اتنا تو اثر دے یا اللہ  
 پوری کر دے یہ خواہش بھی زاہد کی  
 طیبہ میں چھوٹا سا گھر دے یا اللہ



جی میں آتا ہے کہ نعتِ شہہ والا لکھوں  
 وَرَفَعَنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے سوا کیا لکھوں  
 جس قدر تمکنتِ قیصر و کسری دیکھوں  
 کمتر از جاہ سگ شہرِ مدینہ لکھوں  
 روشنی پھوٹتی ہے نوکِ قلم سے میرے  
 ذاتِ احمد کو میں جب نور سراپا لکھوں  
 نازشِ کون و مکان فخرِ دو عالم ہیں حضور  
 سب رسولوں میں انہیں ارفع و اعلیٰ لکھوں  
 سرخ رو ہونگے مرے اشکِ ندامت اک دن  
 رنگ لائے گا مرے دل کا تڑپنا لکھوں  
 میں بھی کشکول بکف درپہ پہنچنے کیلئے  
 کیوں نہ اشکوں سے انہیں ایک عریضہ لکھوں  
 ٹھٹھا تھیں سرِ مژگاں جو ستاروں کی طرح  
 میں انہیں کوئے مدینہ کی تمنا لکھوں  
 مجھ کو زاہد جو میسر ہے غلامی اُن کی  
 اپنے دامن میں ہر اک نعمتِ عظیمی لکھوں



جو مسلمان درودوں کے بکھیرے موتی  
 ان گنت رحمتِ مولا کے سمیٹے موتی  
 اہل طائف نے تو برسائے تھے پھر ان پر  
 لب شیریں سے جھڑے پھر بھی دعا کے موتی  
 بعد مرنے کے مرے گھر کے ہر اک کونے سے  
 نعتِ سرکار دو عالم کے ہی نکلے موتی  
 یا نبی آپ کی اُلفت کے سوا کیا ہوگا  
 میں نے رکھے ہیں جو سینے میں چھپا کے موتی  
 ساعتیں وقتِ تہجد کی ہیں لاتی اکثر  
 قربِ محظوظ خدا بخشے والے موتی  
 میرے دامن میں تو ذرزوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا  
 ان کی رحمت نے مگر سب ہی بنائے موتی  
 جب بھی اٹھے ہیں مرے ہاتھ دعا کی خاطر  
 میری آنکھوں سے ندامت کے ہیں ٹپکے موتی  
 تیرا ز آہد ہوں مگر پھر بھی تھی داماں ہوں  
 اپنی رحمت کے عطا کر مجھے ہیرے موتی



بیمار کو یا رب کوئی پیغام شفا بھیج  
 محبوب کے کوچے کی مجھے ٹھنڈی ہوا بھیج  
 سرکار کی چوکھٹ پہ جبیں میری جھکی ہو  
 ممکن ہو تو میرے لئے اس وقت قضا بھیج  
 اے قاسم نعمت میرا سکشکول ہے خالی  
 کر مجھ پہ کرم اور کوئی سامان عطا بھیج  
 میدانِ قیامت ہے کڑی دھوپ ہے آقا  
 کوثر سے عطا جام ہو رحمت کی ردا بھیج  
 پانی ترے چشمون کا ہوا تیری گلی کی  
 اے رحمتِ عالم مجھے یہ آب و ہوا بھیج  
 قدموں میں غلاموں کو بلا بھینجنے والے  
 مجھ کو بھی خدارا کبھی قدموں میں بُلا بھیج  
 اس در پہ بدلتی ہے دعاوں کی بھی تقدیر  
 اس در کی طرف تو بھی کوئی حرف دعا بھیج  
 چل تجھ کو بلا بھیجا ہے محبوبِ خدا نے  
 یہ مردہ یہ پیغام بھی محبوبِ خدا بھیج

ہر چند وہ واقف ہیں مرے حال سے پھر بھی  
 قاصد کو مدینے کی طرف میں نے دیا بھیج  
 جنت میں ہو مسکن جہاں محبوب خدا کا  
 دے کاش اسی جا پہ مجھے میرا خدا بھیج  
 پوچھے جو خدا مجھ سے تو ز آہد میں کہوں گا  
 خوشبوئے مدینہ سے لدمی با و صبا بھیج

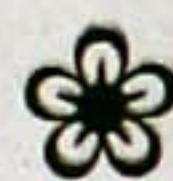
## قطعہ

ہم کو بھی خیرات عطا کر  
 آ بیٹھے ہیں آپ کے در پر  
 خالق کا فرمان یہ سن کر  
 إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثُرَ



کیا کہوں کیا میرے حضور کا ہے      ربِ کعبہ میرے حضور کا ہے  
 اُن کا صدقہ ہی کھاتے پیتے ہیں      آبِ ودانہ میرے حضور کا ہے  
 نوری آتے ہیں صحیح و شام جہاں      وہ تو روضہ میرے حضور کا ہے  
 اور تو اور خود میرا اللہ      آپ شیدا میرے حضور کا ہے  
 اُس کی جھولی بھری ہی رہتی ہے      جو بھی منگتا میرے حضور کا ہے  
 آج جو کچھ میں ہوں خدا کی قسم      سارا صدقہ میرے حضور کا ہے  
 یہ جو لہرا رہا ہے محشر میں      یہ تو جھنڈا میرے حضور کا ہے  
 حسن یوسف کی بات کون کرے      ایسا چہرہ میرے حضور کا ہے  
 میرے اللہ کی بھی مرضی ہے      جو ارادہ میرے حضور کا ہے  
 فاطمہؓ و علیؓ، حسینؓ و حسنؓ      کیسا کنبہ میرے حضور کا ہے  
 اور ادیان سارے باطل ہیں      دین سچا میرے حضور کا ہے  
 میرے مولا مجھے چلا اُس پر      وہ جورستہ میرے حضور کا ہے  
 کام آؤ سدا غریبوں کے      یہی اُسوہ میرے حضور کا ہے  
 چاند مکڑوں میں بٹ گیا ہوگا      ہاتھ اٹھا میرے حضور کا ہے  
 شب اسری صفوں میں نبیوں کی      خوب چرچا میرے حضور کا ہے  
 بابِ جنت پہ عرشِ اعظم پ      نام لکھا میرے حضور کا ہے

پل سے جو پار لے کے جائے گا  
 وہ سہارا میرے حضور کا ہے  
 سدرۃ المنشی سے اگلا مقام  
 دیکھا بھالا میرے حضور کا ہے  
 اُن کا چہرہ اٹھئے تو قبلہ پھرے  
 آدمی کی نجات کا ضامن  
 جس کا لج پال بچہ بچہ ہے  
 پڑھ یَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ  
 اُس کی دنیا ہوئی ہے دیوانی  
 چڑھ کے نیزے پہ جو پڑھے قرآن  
 یوں تو لاکھوں ہی انبیاء آئے  
 دولتِ عشقِ مصطفیٰ مانگو  
 ظلمتیں چھٹ گئیں زمانے سے  
 نور چپکا میرے حضور کا ہے  
 آج بھی ہر مقام پر زاہد  
 آنا جانا میرے حضور کا ہے



اگر دعا کو کبھی دستِ مصطفیٰ اٹھے  
 بلا کے جس میں فوراً کوئی گھٹا اٹھے  
 جو سکنکروں کو اشارہ کیا محمد نے  
 ابو جہل کی وہ مٹھی میں گنگنا اٹھے  
 یہیں پہ اہلِ محبت کی بات بنتی ہے  
 یہیں سے اہلِ نظر لے کے مدعا اٹھے  
 میرے بھی خانہ دل میں حضور آ جائیں  
 کہ اس غریب کی کثیا بھی جگمگا اٹھے  
 یہ اہلِ حق کی مجالس میں ہم نے دیکھا ہے  
 جو آئے کرتے ہوئے ذکرِ مصطفیٰ اٹھے  
 بلاں جش ہو کوئی اویسِ قرنی ہو  
 ہوئے نبی کے تو پھر ہو کے کیا سے کیا اٹھے  
 حضور میں بھی تو سائل ہوں آپ کے در کا  
 نگاہ لطف و کرم اس طرف ذرا اٹھے  
 میں کچھ نہیں تھا مگر نعمتِ مصطفیٰ کے طفیل  
 میرے نصیب کے تارے بھی جگمگا اٹھے

دیا جو درس مساوات میرے آتا نے  
 تو مشرکین سبھی سن کے تملنا اُٹھے  
 یہ چاند رقص میں دیکھا ہے دُنیا والوں نے  
 کبھی جو جھولے میں انگشتِ مصطفیٰ اُٹھے  
 درود پاک نے کھولے ہیں دراجابت کے  
 ہیں جب بھی ہاتھ ہمارے پئے دعا اُٹھے  
 کسی نے ذکرِ مدینہ کیا ہے جب زاہد  
 کچھ اشک سے مری آنکھوں میں جھلمنلا اُٹھے



دید کے واسطے آنکھوں کے بنا کے رستے  
منتظر بیٹھا ہوں مدت سے سجا کے رستے

رہنمائی کو کرم آپ کا فوراً آیا  
جب بھی غلطی سے چلا ہوں میں خطا کے رستے

واقعہ یاد دلاتے ہیں یہ ماں بیٹے کا  
آب زم زم کا ہو چشمہ کہ صفا کے رستے

تیرے قدموں کے لمس نے انہیں رفت بخششی  
اب بھی نازاں ہیں شہا غارِ حرا کے رستے

ہونہ ہو چوم کے آئے ہیں یہ گنبد کو ضرور  
آج مہکے ہوئے لگتے ہیں ہوا کے رستے

نارسائی کا گلہ اپنی جگہ یہ تو بتا  
تو چلا ہے کبھی محبوبِ خدا کے رستے؟

یا جسین ابن علی پھر ہے ضرورت تیری  
راہ تکتے ہیں ترا کرب و بلا کے رستے

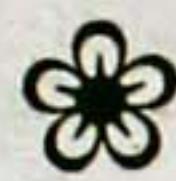
نعت گوئی کا مجھے علم نہیں ہے لیکن  
میں نے ڈھونڈے ہیں الگ ان کی شناکے رستے

میں وہ زاہد ہوں کہ شیطان نہ بہکا پائے  
روز ملتا ہوں خدا سے میں دعا کے رستے

## قطعہ

طبعیب عاصیاں کی رحمتیں ہیں  
شفیع مجرماں کی رحمتیں ہیں

میں زاہد ان کی نعمتیں لکھ رہا ہوں  
حبیبِ کل جہاں کی رحمتیں ہیں



جہانوں کے لئے رحمتِ محمد ﷺ

خدائے پاک کی چاہتِ محمد ﷺ

وہی ہیں باعثِ تخلیقِ عالم  
قسمِ کوثر و جنتِ محمد ﷺ

حییمہ سعدیہؒ قربان تیرے  
گئے چمکا تیری قسمتِ محمد ﷺ

ادھر آنکھوں میں ہے تو نورِ انؐ کا  
ادھر دل کی بھی ہیں راحتِ محمد ﷺ

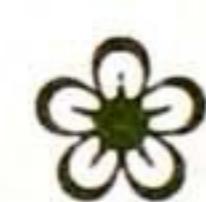
جنہیں زر کی تمنا ہے انہیں دے  
مجھے بس آپ کی مدحتِ محمد ﷺ

یہی اک نام ہے وردِ زبان اب  
بڑی پختہ ہے یہ عادتِ محمد ﷺ

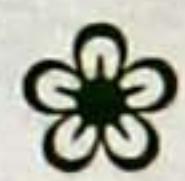
مبارکباز ابو ایوب تجھ کو  
تیرے گھر کی بنے زینت محمد ﷺ

نبیؐ کے ذکر سے خالی نہیں ہے  
یہی کہتی ہے ہر ساعت محمد ﷺ

تیرے روپے پہ دم زاہد کا نکلے  
یہی ہے آخری حسرت محمد ﷺ



جو کمال تجھؐ کو عطا ہوا	بَلَغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ
نہ جمیل تجھؐ سا کوئی ہوا	كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
تری مثل کوئی نہ دوسرا	حَسْنَتْ جَوِيعُ خِصَالِهِ
سر عرش پڑھتا ہے خود خدا	صَلُوٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ



ہے میسر نعت خوانی آپ کی  
کتنی اچھی ہے نشانی آپ کی

آپ کی نظروں میں ہے مجھ سا حقیر  
میرے آقا مہربانی آپ کی

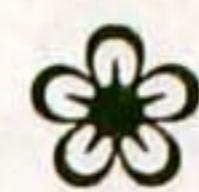
فرش بھی ہے آپ کے زیر نگیں  
عرش پر بھی حکمرانی آپ کی

منکرِ شانِ نبی معراج میں  
کی خدا نے میزبانی آپ کی

بالیقین قرآن کی تفسیر ہے  
یا محمد ﷺ زندگانی آپ کی

عاصیوں کا ہر جگہ رکھا خیال  
خوب ہے یہ نگہبانی آپ کی

مرسلِ خاتم ہیں زاہدِ مصطفیٰ  
ہے نبوتِ جاودائی آپ کی



میرے آقا میری سرکار مدینے والے  
دیکھ لوں آپ کا دربار مدینے والے

ہے یقین مجھ سے نکے کو بھی بلوائیں گے آپ  
اس لئے رہتا ہوں تیار مدینے والے

اور تو کچھ نہیں اے قاسم نعمت مانگا  
میں ہوں بس طالبِ دیدار مدینے والے

قالے دیکھ کے طیبہ کے میں رو دیتا ہوں  
میں بھی آ جاؤں نہ اس بار مدینے والے؟

ایک رحمت کی نظر مجھ پہ مسیحائے جہاں  
مر نہ جائے کہیں بیمار مدینے والے

یہ جو حائل ہے مرے اور مدینے کے نقج  
یہ گرا دیکھنے دیوار مدینے والے

حشر میں دامنِ رحمت میں چھپا لجو ہمیں  
عرض کرتے ہیں گنہگار مدینے والے

اور ہوں گے وہ جنہیں خواہشِ زر ہوتی ہے  
میری دولت ہے تیرا پیار مدینے والے

میں اکیلا ہی نہ آؤں درِ دولت پہ حضور  
ساتھ آئیں مرے سب یار مدینے والے

آپ کے گھر نہیں آتا وہ اجازت کے بغیر  
جو فرشتوں کا ہے سردار مدینے والے

آپ کے حکم پہ اشجار بھی دوڑے آئیں  
اور کنکر کریں گفتار مدینے والے

اپنی آنکھوں میں لئے اٹھوں بروزِ محشر  
گندیدِ سبز کے انوار مدینے والے

غم زمانے کے ستائیں تو ستائیں کیسے  
مل گئے ہیں مجھے غنخوار مدینے والے

آپ کی ذاتِ گرامی کی نہیں کوئی مثال  
ارفعِ اعلیٰ تیرا کردار مدینے والے

کھول زاہد کی طرف بھی درِ رحمت پھر سے  
کر مجھے لاّقِ دربار مدینے والے



خوش بخت ہے وہ اک بار بھی جو پہنچا ہے ریاض الجنة میں  
اللہ کی رحمت کو جس نے لوٹا ہے ریاض الجنة میں

دارین کی ہر نعمت لے کر لوٹا ہے ریاض الجنة سے  
کشکول لئے خالی جو بھی پہنچا ہے ریاض الجنة میں

بس ہونٹ لرزتے ہوتے ہیں آنکھوں میں جھٹری لگ جاتی ہے  
یہ منظر اکثر ہی ہم نے دیکھا ہے ریاض الجنة میں

تم اُس کی حقیقت کیا سمجھو تم اُس کی حقیقت کیا جانو  
وہ شخص جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہے ریاض الجنة میں

سب اپنی اپنی عرض لئے روپے پر حاضر ہوتے ہیں  
کوئین کا مالک ہر اک کی سنتا ہے ریاض الجنة میں

عصیاں کی سیاہی کو دھونے آتے ہیں مدینے میں عاصی  
محبوبِ خدا کی رحمت کا دریا ہے ریاض الجنة میں

کوئی نہ کی ہر دولت راحت مل جاتی ہے مانگنے والے کو  
محبوب دو عالم کا صدقہ ملتا ہے ریاض الجنة میں

ہوتے ہیں سماں پھر عیدوں کے گل کھلتے ہیں امیدوں کے  
ہر وقت بہاروں کا میلا لگتا ہے ریاض الجنة میں

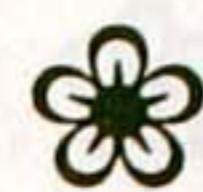
آنکھیں تو کھلی ہوتی ہیں مگر بے خود سادگی دیتا ہو  
سمجھو اُس وقت وہ دیوانہ پہنچا ہے ریاض الجنة میں

جس وقت عطا یہ نعمت ہوئی محسوس مجھے یہ ہوتا تھا  
اشعار کا یہ گل دستہ بھی لکھا ہے ریاض الجنة میں

میں بھی تھا کبھی موجود وہاں محراب نبی میں سجدہ کناں  
دل ان کے کرم کی بارش میں بھیگا ہے ریاض الجنة میں

آنکھیں بھی دھلی سی ہیں اس کی چہرے پر نور سار قصاص ہے  
لگتا ہے مدینے جا کر یہ رویا ہے ریاض الجنة میں

مشکل تو نہیں ہے اس میں ذرا آسان سا ہے زاہد کا پتہ  
سرکار کی نعمتیں پڑھتا ہے بیٹھا ہے ریاض الجنة میں



خدا نوازے گا رحمتوں سے یہ کام پیارے سدا کیا کر  
حضور کا نام جب سنے تو خلوص سے سر جھکا دیا کر

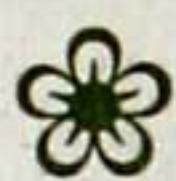
نبی کی ہوگی کرم نوازی خدا بھی تجھ پر رہے گاراضی  
زبان سے کر ذکر مصطفیٰ کا تو دل سے ہر دم خدا خدا کر

وہ وقت بھی آئیگا سہانا ہمارا ہوگا مدینے جانا  
تیرے لئے میں میرے لئے تو مدینے جانے کی بس دعا کر

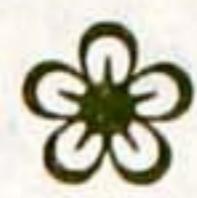
نہ جاہ و حشمت نہ جگ کی شہرت تو مانگ عشق نبی کی دولت  
وہ سب کی بھرتے ہیں جھولیوں کو جاد کیجھ تو بھی مدینے جا کر

نبی کی یادوں کے پھول لے کر سجائے رکھنا یہ دل کا آنگن  
تو خیر مقدم کے گیت گانا نصیب چمکائیں گے وہ آ کر

یہ میری زاہد نیازی قسمت ملی ہے نعتِ نبی کی دولت  
میں لوٹتا ہوں کرم خدا کا مدینے والے کے گیت گا کر



ظلم و ستم جہان سے کافور ہو گئے  
 وہ نمکسار آئے تو غم دور ہو گئے  
 چپکا خدا کا نور عرب کی زمین پر  
 ذریعے عرب کے نور سے معمور ہو گئے  
 ظلمت کدہ دہر سے سب تیرگی چھٹی  
 وابستہ ہو کے نور سے سب نور ہو گئے  
 بے اذنِ مصطفیٰ کوئی جاتا نہیں وہاں  
 در پر وہی گئے ہیں جو منظور ہو گئے  
 صدقہ بڑے ہیں رحمت کون و مکان کے  
 دامان سب گداوں کے بھر پور ہو گئے  
 جب سے نظر ہوئی ہے رسول کریمؐ کی  
 خوشیاں نصیب ہو گئیں غم دور ہو گئے  
 حضرت بلاں کہنے کو کالے تھے رنگ کے  
 لگ کر نبیؐ کے سینے سے پر نور ہو گئے  
 زاہد نیازی نعت ولادت پہ جب کہی  
 اشعار میری نعت کے مشہور ہو گئے

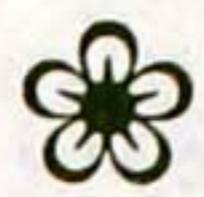


دہر میں بھلکی پھرتی تھی انسانیت اور نہ تھی روشنی  
 مصطفیٰ آ گئے تو ہدایت کی سب کو ملی روشنی  
 دُور و همِ دوئی کا اندر ہمرا ہوا وہ سوریا ہوا  
 سر زمینِ عرب سے محبت کی ایسی اٹھی روشنی  
 پڑھ کے جاءوںکَ فرمان جو آ گیا مغفرت پا گیا  
 کاسنہ جان میں شاہِ ذیشان نے ڈال دی روشنی  
 بوجہل بھی تو ان کے زمانے میں تھا اور نشانے میں تھا  
 اُس کی قسمت میں لیکن نہ تھی اورِ اسلام کی روشنی  
 بہن سے عمر قرآن سنتے گئے اور سنورتے گئے  
 نورِ قرآن کی ان کے دل میں اترتی گئی روشنی  
 بیٹیاں بار تھیں کافروں کے لئے آقا کہنے لگے  
 بیٹیاں نور ہیں ان سے گھر بھر میں ہے پھیلتی روشنی  
 اُسوہ مصطفیٰ ایسی تحریر ہے جس کی تفسیر ہے  
 روشنی روشنی روشنی روشنی روشنی  
 ابو ایوب قسمت پہ تیری فدا کل جہاں ہو گیا  
 کہ تیرے گھر میں کرنے کو آئے ہیں میرے نبی روشنی

نعتِ بُشَّاہِ دو عالم میں پڑھتا گیا اور نکھرتا گیا  
 میرے افکار کو ذکرِ سرکار سے مل گئی روشنی  
 جب بھی زاہد بھی بزم میں ہے پڑھی میں نے نعتِ نبی  
 میرے اطراف میں دیکھتے دیکھتے ہو گئی روشنی

## قطعہ

جاں مدینے کی دھول کر لی ہے  
 یوں بھی جنت وصول کر لی ہے  
 کیسے اب پاؤں ڈگمگائیں گے  
 اتباعِ رسول کر لی ہے



اشک آنکھوں سے مری آج بہے جاتے ہیں  
قالے سوئے مدینہ جو چلے جاتے ہیں

اُن کی الفت میرے سینے میں بسی جاتی ہے  
پردے غفلت کے زگاہوں سے اٹھے جاتے ہیں

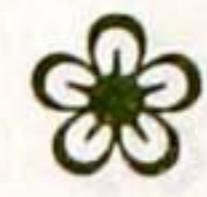
اپنی حالت پر ضرور اُن کو رحم آیگا  
اُن کے دربار میں ہم عرض کئے جاتے ہیں

حکم ہے کنکریں شیطان کو مارو لیکن  
اپنی جانب ہی مرے ہاتھ اٹھے جاتے ہیں

اپنے دامن میں درودوں کے سوا کچھ بھی نہیں  
اُن کی چوکھ پر یہ سونات لئے جاتے ہیں

میرا ایمان ہے ہوتا ہوں میں جب نعت سرا  
میرے اشعار مدینے میں سُنے جاتے ہیں

اپنی کوشش سے کہیں نعت یہ ممکن ہی نہیں  
 آپ لکھواتے ہیں سرکار لکھے جاتے ہیں  
 رحمتِ کون و مکان سُنتے ہیں سب طیبہ میں  
 جو بھی نغمات درودوں کے پڑھے جاتے ہیں  
 مجھ کو اس سال بھی آیا نہ بلاوا زاہد  
 دل کے ارمان مرے دل میں رہے جاتے ہیں



آئیں گے غلام آقا کب مسجدِ نبوی میں  
اللہ کرے جائیں سب مسجدِ نبوی میں

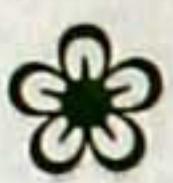
فرقت کا یہ عالم ہے جی میں مرے آتا ہے  
اڑکر میں پہنچ جاؤں اب مسجدِ نبوی میں

انوارِ محمد ﷺ سے بھر لیتا ہے دامن کو  
آتا ہے کوئی سائل جب مسجدِ نبوی میں

اشکوں کی زبان میں ہی سب حال سناتے ہیں  
خاموش ہی رہتے ہیں لب مسجدِ نبوی میں

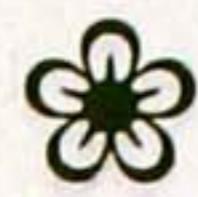
حضرت ہے کہ طاری ہو جب وقت نزعِ مجھ پر  
اے کاش پہنچ جاؤں تب مسجدِ نبوی میں

زادہ کی تمنا ہے اُس وقت یہ دم نکلے  
یارب یہ پہنچ جائے جب مسجدِ نبوی میں

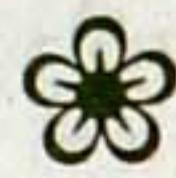


عید میلاد النبی

سج گئے بازار سارے سج گئی ہے ہرگلی  
دھوم ہے کیسی پھی سرکار کے میلاد کی  
آگئے وہ جن کے آنے سے بھی ہے کائنات  
آگئے وہ جن کے آنے سے ہر اک جھولی بھری  
مرحبا اے مظہر ذات خدائے کبریا  
ہے رضاۓ حق یقیناً جو رضا ہے آپ کی  
مرحبا صد مرحبا حاجت رو مشکل کشا  
آپ کا مدح سرا ہے آپ کر ہر امتی  
مرحبا صد مرحبا اے مظہر نور خدا  
عرش پر بھی آپ ہی کے نور کی ہے روشنی  
یہ بھی ہے اک مجرمہ تیری ولادت کا شہما  
اُس برس ہر ماں کی جھولی رب نے بیٹے سے بھری  
مرحبا یا مصطفیٰ جد الحسینی مرحبا  
آپ کی نسبت سے آقا بات زاہد کی نبی



اپنے بھی نہیں اپنے دشمن ہے زمانہ بھی  
 آقا کا کرم ہے پھر یوں خوش نظر آنا بھی  
 کیا خوف زمانے کا کیا فکر قیامت کی  
 حسینؑ ہیں جب اپنے حسینؑ کا نانا بھی  
 یہ خوبی قسمت ہے جس شخص کو مل جائے  
 سرکارؐ کے کوچے میں رہنے کو ٹھکانہ بھی  
 کب تک مری قسمت میں لکھا ہے مرے آقا  
 فرقت میں مدینے کی یوں اشک بہانا بھی  
 طائف کے مکیں اب تک بھولے تو نہیں ہونگے  
 اُس رحمتِ عالم پر پتھر برسانا بھی  
 سورج بھی پلٹتا ہے اور چاند بھی جھکتا ہے  
 ہو عہدِ جوانی یا بچپن کا زمانہ بھی  
 قسمت کا سکندر ہے خوش بخت ہے وہ جس پر  
 آقا بھی رہیں راضی آقا کا گھرانہ بھی  
 یہ عشق نہیں ہے تو پھر اور ہے کیا زاہد  
 کھوئے ہوئے رہنا بھی دنیا سے چھپانا بھی



کاش ایسی بھیک دیں کبھی خیر البشر مجھے  
 کر دے جو بے نیازِ جہاں عمر بھر مجھے  
 جب سے میں چوم آیا ہوں روپے کی جالیاں  
 اب ہے لحد کا خوف نہ محشر کا ڈر مجھے  
 دل ہے کہ اپنے گھر میں بھی لگتا نہیں مرا  
 ایسا پسند آیا نبی کا نگر مجھے  
 میں بار بار شہرِ نبی دیکھتا رہوں  
 مل جائے بار بار جو اذنِ سفر مجھے  
 مجھ کو عطا ہوئی ہے غلامی حضور کی  
 ملتے ہیں احترام سے اب تا جور مجھے  
 جب سے درودِ پاک وظیفہ بنا مرا  
 ہر سمت آپ آئے نظر جلوہ گر مجھے  
 آقا حضور ایسا قلم کیجئے عطا  
 مصروفِ نعمت رکھے جو شام و سحر مجھے  
 کشتی نبی کے نام پر جب میں نے چھوڑ دی  
 رستہ بنائے رہے خود بھنوں مجھے

سمجھوں گا میں نے گوہر مطلوب پالیا  
 لے جائے موت آپ کے روزے پہ کرمجھے  
 اُس زلفِ پاک کو اے صبا چوم کرتا تو آ  
 مہر کا دل و دماغ کو اور مست کر مجھے  
 اب تو حضور چہرہ انور دکھائیے  
 کہنے لگے ہیں لوگ چراغِ سحر مجھے  
 زاہد نہیں ہوں میں تو گنہ گار ہوں حضور  
 درکار ہے کرم کی فقط اک نظر مجھے



مل جائے مجھے کاش گدائی تیرے درکی  
دیتا رہوں دن رات دہائی تیرے درکی

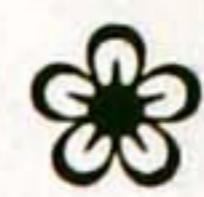
آتا ہے مقدر سے مدینے سے بلاوا  
ملتی ہے مقدر سے گدائی تیرے درکی

پایا ہے سکندر نے بہت کچھ مگر افسوس  
کیا پایا جو خیرات نہ پائی تیرے درکی

باغیچہ دل سب کا مہک جائے گا واللہ  
جب ٹھنڈی ہوا جھوم کے آئی تیرے درکی

محشر میں کوئی حسن عمل پاس نہیں تھا  
نکلی میرے دامن سے کمائی تیرے درکی

منکروں میں تیرے صرف یہ زاہد ہی نہیں ہے  
سلطان بھی کرتے ہیں گدائی تیرے درکی



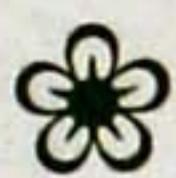
سرکار کی محفل کو سجائے کے لئے آ  
جانا ہے مدینے میں تو جانے کے لئے آ

وہ پشمِ مسیحائے کرم دیکھ رہی ہے  
تو زخمِ جگر اپنا دکھانے کے لئے آ

اے گنبدِ خضری کے میں اپنے کرم سے  
آ باتِ مری بگڑی بنانے کے لئے آ

ہر چند وہ واقف ہیں تیری حالتِ دل سے  
پھر بھی انہیں رو داد سنانے کے لئے آ

جو آگِ جہنم کی بجھا دیتے ہیں زاہد  
وہ اشکِ سرِ بزم بہانے کے لئے آ



ہوں گرفتارِ غم مجھ پہ کر دو کرم در پہ حاضر گنہگار ہے یا نبی  
سب مریضانِ عصیاں کا دارالشفا آپُ ہی کا تو دربار ہے یا نبی

آپ نے عمل سے اپنے ثابت کیا زندگی اصل ہے بندگی خدا  
غیر بھی دے رہے ہیں گواہی تری کیا حسیں تیرا کردار ہے یا نبی

اے مسیحائے عالم کرم ہو کرم دید کے منتظر مدتؤں سے ہیں ہم  
رُخ سے پرده خدارا اٹھا دیجئے سارا عالم ہی بیکار ہے یا نبی

مجھ کو دنیا کے غم ہیں ستانے لگے میرے دشمن ہیں مجھ کو مٹانے لگے  
ایسے حالات میں غم کی برسات میں پشمِ رحمت ہی درکار ہے یا نبی

مجھ کو جلوے دکھا گنبدِ سبز کے پھر میں لوٹوں مواجهہ کے آ کر مزے  
میرا دامن مرادوں سے بھر دیجئے آپ کی اعلیٰ سرکار ہے یا نبی

تیرگی حد سے بڑھتی چلی جائے ہے بجھتے جاتے ہیں ایک ایک کر کے دیئے  
اک قبسم کی خیرات ہو اب عطا روشنی ہم کو درکار ہے یا نبی

جن نے دی مشکلوں میں دہائی تری بالیقیں اُس نے امداد پائی تری  
جس سفینے کے بھی ناخدا آپ ہیں وہ تو منجدھار سے پار ہے یا نبی

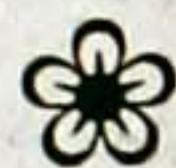
تیری یادوں میں گزرے مری زندگی تیری یادوں سے قائم مری بندگی  
میری آنکھوں کو خواہش ہے دیدار کی دل بھی تیرا طلبگار ہے یا نبی

وقت نے ایسی مصروفیت کی بپا جال میں اپنے سب کو لیا ہے پھنسا  
اب تو زائد بھی ہے ان میں الجھا ہوا جو مسائل کا انبار ہے یا نبی

## قطعہ

مرا دل خوگر مسند نہیں ہے  
شہنشاہی مرا مقصد نہیں ہے

ہمارا عشق کا دعویٰ عبث ہے  
جودل میں صاحبِ گنبد نہیں ہے



میں جو کچھ بھی ہوں آپ کی ہی عطا ہے  
وگرنہ شہا میری اوقات کیا ہے

پڑا رہنے دیں مجھ کو قدموں میں اپنے  
مجھے آپ کے نام کا آسرا ہے

میں اپنے مقدر پر قربان جاؤں  
مجھے آپ سا شیخِ کامل ملا ہے

وہ ویرانے بھی گلستان بن گئے ہیں  
قدم جس جگہ آپ نے رکھ دیا ہے

مجھے کیا ضرورت ہے غیروں سے مانگوں  
مجھے میرے آقا نے سب کچھ دیا ہے

ادھر بھی ذرا نظرِ رحمت خدارا  
کوئی آپ کے راستوں میں کھڑا ہے

میں گم تھا زمانے کی تاریکیوں میں  
مقدار سے در آپ کا مل گیا ہے

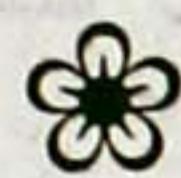
غلاموں نے ہر چیز قربان کر دی  
جونہی نام آقا کا میں نے لیا ہے

گھڑی دو گھڑی ہی سہی آ تو جاؤ  
ترے چاہنے والوں کی التجا ہے

جبیں کب سے بے چیں ہے بہر سجدہ  
یہ دل آپ کا نقش پا ڈھونڈتا ہے

ترے نام سے میری جھولی بھری ہے  
تیرے نام پر میرا سب کچھ فدا ہے

حقیقت ہی زاہد نیازی کی کیا ہے  
زمانہ ترے نام سے جانتا ہے



یہ لطفِ خاص بھی عالی جناب ہو جائے  
گناہ گار بھی اب فیضِ یا ب ہو جائے

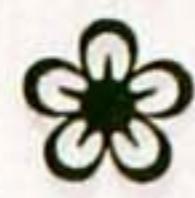
کھٹک رہا ہے زمانے کو خار کی مانند  
نگاہِ لطف سے جیون گلاب ہو جائے

خداۓ پاک کا یہ لطفِ خاص ہی ہو گا  
رقمِ جو مجھ سے محبت کا باب ہو جائے

درِ حضور پہ میں جاؤں آؤں پھر جاؤں  
کرمِ خدارا یہی بے حساب ہو جائے

جو چاہتے ہو کہ ہو بارشِ کرم آؤ  
ادب سے ذکرِ علیٰ بو تراب ہو جائے

جو ان کے روپ نے پہنچوں تو جی اٹھوں زاہد  
رہوں جو دور تو جینا عذاب ہو جائے



تشنگی دل کی بجھائیں گے وہ ان شاء اللہ  
پھر مدینے میں بلائیں گے وہ ان شاء اللہ

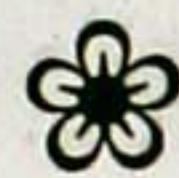
بھیجتے رہتے ہیں تھنے جو درودوں کے انہیں  
اُن کو دیدار کرائیں گے وہ ان شاء اللہ

تو بھی سلطانِ مدینہ کی ذرا بزم سجا  
تیری قسمت بھی جگائیں گے وہ ان شاء اللہ

ہر کڑے وقت میں اُن کو ہی صدا دیتا ہوں  
میرا ایماں ہے بچائیں گے وہ ان شاء اللہ

بزمِ جاں اس لئے ہر وقت سجا رکھتا ہوں  
بخت جائیں گے تو آئیں گے وہ ان شاء اللہ

مجھ کو سرکار نے دکھلا دیا روضہ زاہد  
رُخ روشن بھی دکھائیں گے وہ ان شاء اللہ



رحمت کی بھیک پانے سرکار کی گلی میں  
جائیں نہ کیوں دیوانے سرکار کی گلی میں

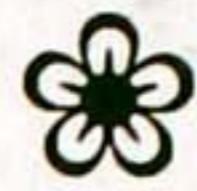
دن رات سب میں یکساں تقسیم ہو رہے ہیں  
اللہ کے خزانے سرکار کی گلی میں

اے زائرِ مدینہ مجھ کو بھی ساتھ اپنے  
لے چل کسی بہانے سرکار کی گلی میں

لو جا رہا ہوں میں بھی نالے دل حزیں کے  
سرکار گو سنانے سرکار کی گلی میں

آئے نہ رشک کیوں کر قسمت پہ اُس کی جس کو  
بلوا لیا خدا نے سرکار کی گلی میں

زاہد انہیں تو جنت دنیا میں مل گئی ہے  
جن کو ملے ٹھکانے سرکار کی گلی میں



در بدر بھٹکا ہوا دنیا کا ٹھکرایا ہے  
اک گنہگار ہے روپے پتے آیا ہے

میں تو بس نعتِ نبی پڑھتا رہا شام و سحر  
اس وظیفے نے مقدر مرا چمکایا ہے

جسم اطہر کا تو سایہ ہی نہیں تھا لیکن  
سارے کوئین پر رحمت کا تیری سایا ہے

یہ تو بس رحمتِ سرکار تھی میں بخشنا گیا  
ورنہ اعمال نے مجھ کو بڑا شرمایا ہے

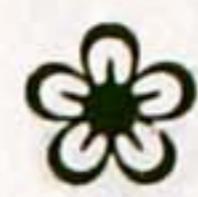
تحام لیتا ہے کرم آپ کا فوراً بڑھ کر  
جب بھی مشکل میں غلام آپ کا گھبرایا ہے

میں تو گنمایی کے جنگل میں بھٹکتا رہتا  
یا نبی کتنا کرم آپ نے فرمایا ہے

کس قدر ظلم کما بیٹھے ہیں طائف والے  
آپ کے ہونٹوں پہ شکوہ نہ کوئی آیا

اور تو کوئی نہیں حُسن عمل پاس مرجے  
آپ کی نعمت ہی آقا مرا سرمایہ ہے

ہم غلامان محمد ﷺ نے خدا سے زاہد  
آپ کے صدقے میں جو مانگا وہی پایا ہے



بزم جاں ذکرِ محمد ﷺ سے سجائے کے لئے  
نعتِ ہم پڑھتے ہیں آقا کو سنائے کے لئے

تذکرہ کوئے مدینہ سے جدائی والا  
کس نے پھر چھیڑ دیا مجھ کو رلانے کے لئے

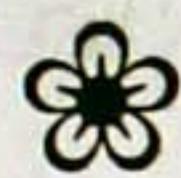
حاضری آپؐ کی چوکھٹ پہ ضروری ہے بہت  
آذن بخشش مرے سرکار سے پانے کے لئے

یا نبیؐ مجھ کو بھی اُن لوگوں میں شامل کر لیں  
جو ہیں تیار تیرے رو خے پر آنے کے لئے

وَالْفُضْلُ حِيَ چہرہ ہے مَا زَاغَ بَصَرَ لَبْ يُوْحَى  
اور حسیں گیسوئے وَالْيَلْ ہیں شانے کے لئے

بد دعا جان کے دشمن کو بھی کب دیتے ہیں  
بن کے رحمت وہ جو آئے ہیں زمانے کے لئے

حضور کوثر پہ کھڑے ہیں مرے آقا زاہد  
اپنے ہاتھوں سے غلاموں کو پلانے کے لئے



دل کہتا ہے اب یہ میرا اے یار مدینے جائیں گے  
سرکار کرم فرمائیں گے گنہگار مدینے جائیں گے

کشکول بنا کر ہم دل کا خیرات محبت کی لینے  
ہم کملی والے آقا کے دربار مدینے جائیں گے

ہر یہ ایسا پھر کب دیکھوں گا آقا تیرے گنبدِ خضری کی  
اے جانِ مسیحا کب تیرے یار مدینے جائیں گے

ہر روز تسلی دیتا ہوں یہ کہہ کر میں اپنے دل کو  
اب تو باقی دن رہتے ہیں دوچار مدینے جائیں گے

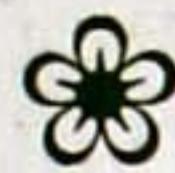
میخانہ وحدت بتے اک دن اس ساقی کوثر کے ہاتھوں  
اک جام محبت کا پینے میخوار مدینے جائیں گے

سرکار کی نظروں میں آ کر ہو جائیں گے سب ہی گلاب آخر  
ہم اپنے جیون کے لے کر سب خار مدینے جائیں گے

اس محفلِ نعت کا دیکھے ذرا پُر کیف سماں یہ کہتا ہے  
اے دیوانو سب ہو جاؤ تیار مدینے جائیں گے

پروادا نہیں ہے دنیا کی سرکار کی رحمت کے صدقے  
طوفانِ حوادث سے ہو کر ہم پار مدنے جائیں گے

دیکھے گا زمانہ وہ منظر رحمت کی گھٹائیں بر سیں گی  
زادہ جس روز مرے جیسے گنہگار مدنے جائیں گے



جھوم جھوم نام لے نبی کا باوضو  
نامِ مصطفیٰ سے تیری میری آبرو

آج پوری ہو گئی ہے دل کی آرزو  
آج ہوں میں روضہ نبی کے رو برو

پڑھ رہے صبح و شام نعتِ مصطفیٰ  
طاہر ان گلستانِ حسین و خوش گلو

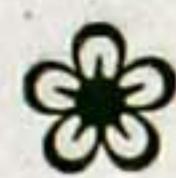
ہو رہی ہیں رحمت نبی کی بارشیں  
اُنہرہی ہے دل سے بھی صدائے اللہ ہو

کر رہا ہوں نورِ مصطفیٰ کا ذکر میں  
روشنی سی ہو گئی ہے میرے چار سو

چاہیے نمازِ عشق کی ادائیگی  
زادہ اُن کے نقش پا کی کرتلاش تو



اے کاش میری آنکھیں خضری کو دیکھ آئیں  
 لے آئیں رنگ مولا میری سبھی دعائیں  
 قسمت بدل رہی ہے عزت بھی مل رہی ہے  
 ذکرِ نبی کی کیوں نہ ہم مخلفیں سجائیں  
 ہوں گے کبھی نہ اُن پہ دنیا کے غم مسلط  
 نغمے درود کے جو دن رات گنگنائیں  
 قربان آمنہ کے صدقے میں سعدیہ کے  
 کونین میں کہاں ہیں اُن جیسی اور ماں میں  
 قربت ہے مصطفیٰ کی اب بھی انہیں میر  
 لائی ہیں رنگ کیسا صدیق کی وفا میں  
 آٹھوں پھر نظر میں جلوے ہوں ان کے در کے  
 ہو سامنے مدینہ نظریں جدھر اٹھائیں  
 طیبہ سے دور رہ کر بے کار زندگی ہے  
 مل کر کرو دعائیں ہم سب مدینے جائیں  
 عاصی ہے پُر خطا ہے زاہد ترا گدا ہے  
 بادل ترے کرم کے مجھ پہ بھی آقا چھائیں



ہر مانگنے والے کو قرینے سے ملے گا  
جو کچھ بھی ملے گا وہ مدینے سے ملے گا

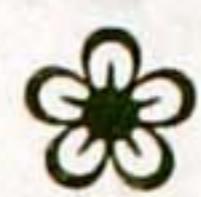
دنیا کا سخنی دے نہیں سکتا وہ کسی کو  
جو شاہِ مدینہ کے خزینے سے ملے گا

انوارِ الٰہی سے مزین نہ ہو کیوں وہ  
جو سینہ میرے آقا کے سینے سے ملے گا

جس نور سے چمکیں گے اندھیروں کے مقدر  
وہ نور تمہیں عربی نگینے سے ملے گا

کستوری و عنبر سے مہک ڈھونڈنے والو  
خوشبو کا مزہ اُن کے پیئے سے ملے گا

وہ ساغر و مینا سے بھی حاصل نہیں زاہد  
درویشوں کی محفل میں جو پیئے سے ملے گا



مدنی مٹھل من ٹھار کی باتیں  
آؤ کریں سرکار کی باتیں

نور بشر کی بحثیں چھوڑو  
کرتے رہو بس پیار کی باتیں

کشتی پر لکھ نام نبی کا  
بھول جا پھر منجدھار کی باتیں

دل میں ہوک سی اٹھتی ہے جب  
ستا ہوں دربار کی باتیں

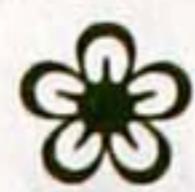
قلب کو روشن کر دیتی ہیں  
اس ماہ انوار کی باتیں

کر عظمت تسلیم نبی کی  
چھوڑ بھی دے تکرار کی باتیں

سُن کر ٹھنڈک پڑ جاتی ہے  
ان کے لب و رخار کی باتیں

جی چاہے سنتا ہی رہوں میں  
گند کی یینار کی باتیں

زَاهِد مشکل ٹل جاتی ہے  
کر آلِ اطہار کی باتیں



رہ حیات میں وہ شہریار کافی ہے  
خدا کا بھیجا ہوا شاہکار کافی ہے

مسافرانِ لحد کو سکون کی خاطر  
نبی کے شہر کا قرب و جوار کافی ہے

دروڑ پاک وظیفہ ہے صبح و شام مرا  
کہ مغفرت کو یہی کاروبار کافی ہے

غلامی شہ بطحہ کا تاج ہے سر پر  
ملا ہے اس سے جو مجھ کو وقار کافی ہے

نبی و آل نبی کا غلام ہوں لوگو  
بروزِ حشر یہی افتخار کافی ہے

گدائے در کو تو تن من سنوارنے کے لئے  
حضور آپ کے در کا غبار کافی ہے

وہ اور ہوں گے جوشیدائے خلد ہیں زاہد  
مرے لئے تو نبی کا دیار کافی ہے



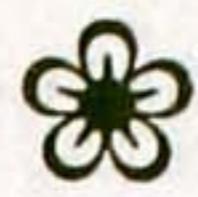
کو نین کے گزارے سرکار کے سہارے  
چلتے ہیں گھر ہمارے سرکار کے سہارے

در در بھٹکنے والو در در بھٹکنا چھوڑو  
کام آئیں گے تمہارے سرکار کے سہارے

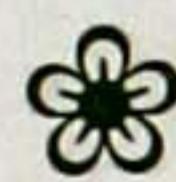
درکار حشر میں ہے سب کو تری شفاعت  
ڈھونڈیں گے مل کے سارے سرکار کے سہارے

خالی تھے اپنے دامن محشر میں نیکیوں سے  
کام آئے پھر ہمارے سرکار کے سہارے

موں بلا میں زاہد کشی پھنسی ہوئی تھی  
مجھ کو ملے کنارے سرکار کے سہارے



مجھے بھی پستیوں سے اب نکالو  
 میرے آقا مدینے میں بلا لو  
 نہ دامن میں کوئی حسن عمل ہے دیا عصیاں نے بھی مجھ کو کچل ہے  
 مجھے بھی اپنے سینے سے لگا لو میرے آقا مدینے میں بلا لو  
 نہ جی لگتا ہے رہ کر دور میرا دکھوں سے ہے بدن بھی چور میرا  
 کرم ہوا پنے قدموں میں بلا لو میرے آقا مدینے میں بلا لو  
 گناہوں پر پشیاں اب ہوا ہوں نہ زندوں میں نہ مردوں میں رہا ہوں  
 سہارا چاہیے مجھ کو سننجalo میرے آقا مدینے میں بلا لو  
 شہا میری بد اعمالی نہ دیکھو میری صورت بھی ہے کالی نہ دیکھو  
 پڑا ہوں راہ میں اللہ اٹھا لو میرے آقا مدینے میں بلا لو  
 بڑا زاہد نیازی نور ہو گا اندھیرا قبر کا یوں دور ہو گا  
 دیا عشقِ نبی کا اک جلا لو میرے آقا مدینے میں بلا لو



کرم ہو یار رسول اللہ اب آئیں ہم مدینے میں  
در اقدس پہ حاضر ہوں پچشم نم مدینے میں

مدینے کے مسافر کے لئے خوشیاں، ہی خوشیاں ہیں  
کہ ہر زائر کے مت جاتے ہیں سارے غم مدینے میں

لبون پر مہرِ خاموشی لگی ہوتی ہے ہر لمحے  
دعاً میں کر رہی ہوتی ہے چشم نم مدینے میں

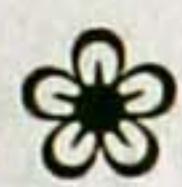
بھری جاتی ہے ہر سائل کی بن مانگے وہاں جھوولی  
کوئی دکھلاؤ تو جس کو ملا ہو کم مدینے میں

نویدِ مغفرت جو امتِ عاصی کو دیتے ہیں  
وہی تشریف فرمائیں نبیُّ اکرم مدینے میں

مرض میرا طبیبوں کے نہیں بس کا رہا زاہد  
شفا پاؤں گا میں جس سے وہ ہے مر ہم مدینے میں

## یار رسول اللہ یار رسول اللہ

آپ سا یا مصطفیٰ ہو گا نہ دنیا میں سخنی  
آپ بچپالوں کے ہیں بچپال نبیوں کے نبیٰ  
اللہ اکبر، یار رسول اللہ  
اور بھی ہیں شان والے جگ میں آئے انبیاء  
آپ کا سب نام جپتے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ  
سب سے ہو بہتر یار رسول اللہ  
زینتِ ہر دوسرا ہو رونقِ ہر انجمان  
آپ ہی کے نام سے مہکے ہوئے ہیں سب چمن  
ذکر ہے گھر گھر یار رسول اللہ  
آپ کے در پر بھری جاتی ہیں سب کی جھولیاں  
آپ کے در پر کھڑی ہیں سائلوں کی ٹولیاں  
واہ واہ منظر یار رسول اللہ  
آپ کی شان کرم ہے رحمتہ اللعائم  
اُن سازاً بد دوجہاں میں ہم نے دیکھا، ہی نہیں  
سید و سرور، یار رسول اللہ



میل جاتا ہے جب کوئی مہمان مدینے کا  
سینے میں مچلتا ہے ارمان مدینے کا

دیکھ آیا ہوں جس دن سے رعنائیاں گنبد کی  
نقشہ ہے نگاہوں میں ہر آن مدینے کا

جو درپہ پہنچ جائیں بخشش کی سند پائیں  
مقروض ہے محشر تک انسان مدینے کا

یہ عزت و شہرت جو حصے میں مرے آئی  
ہیں ماں کی دعا میں اور فیضان مدینے کا

کیوں شہرِ محبت کی باتیں نہ کرے زاہد  
جب ذکر کرے خود بھی رحمان مدینے کا



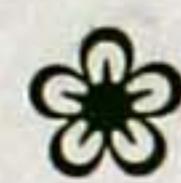
نبیؐ کی یاد سے جو دل کبھی بسائے نہیں  
ہمیشہ رہتے ہیں تاریک جگہ گائے نہیں

اُنہیں سے پوچھ دلِ مضطرب کے عالم کا  
جنہیں مدینے سے پیغام اب کے آئے نہیں

بتائے کوئی محمد ﷺ کے آستانے سے  
جو اپنا دامنِ امید بھر کے لائے نہیں

وہ چند روز جو گزرے نبیؐ کی چوکھٹ پر  
وہی حیات کا حاصل ہیں وہ بھلائے نہیں

وہ نور ہیں کہ بشر ہیں یہ مسئلے زاہد  
بغیرِ عشقِ محمد ﷺ سمجھ میں آئے نہیں



لمحات جب ملے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 آنسو چھلک پڑے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 تقسیم کر رہی ہے خزانے بس ایک ذات  
 منگتے نئے نئے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 اشکوں کی روشنی میں ترانے درود کے  
 عشقاء نے پڑھے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 کشکول لے کے ہاتھ میں دنیا کے بادشاہ  
 منکتوں میں آ ملے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 سن کر حضور خوش ہوئے ہونگے پسِ مزار  
 اشعار جب پڑھے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 رحمت برس رہی تھی رسالت مآب کی  
 ہم بھیگتے رہے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 الفاظ میں سما نہ سکے گی یہ داستان  
 جتنے مزے لئے ہیں مواجهہ کے سامنے  
 زاہدِ جمالِ گنبدِ خضری میں ہو کے گم  
 اشعار یہ کہے ہیں مواجهہ کے سامنے



غلام ہوں مجھے وابستہ کرم رکھئے  
 حضور دونوں جہاں میں میرا بھرم رکھئے  
 فرشتے آتے ہیں ستر ہزار شام و سحر  
 نبیؐ کے شہر میں یہ سوچ کر قدم رکھئے  
 مدینے پاک میں پہنچو تو بس درود پڑھو  
 لبوں پہ مہر ادب اور نظر کو خم رکھئے  
 نہ کوئی حسنِ عمل ہے بجز شنا خوانی  
 حضور حشر میں عشقاق کا بھرم رکھئے  
 جو آرزو ہے نبیؐ کی کرم نوازی ہو  
 تو ان کی آل سے پھر رابطہ نہ کم رکھئے  
 گناہگار شفاعت سے بہرہ مند ہوں جب  
 مجھے بھی یاد وہاں پر شہِ اُمم رکھئے  
 خدا نوازے گا ہر وقت اپنی رحمت سے  
 ہمیشہ آلِ محمد ﷺ کو محترم رکھئے  
 غبارِ راہ مدینہ بہت ہے زاہد کو  
 اور اپنے پاس ہی اپنا یہ جامِ جم رکھئے



پتی پتی پھول پھول یار رسول  
مشکل میں یہ کام آئے اس میں نبی کا نام آئے  
جبھی تو ہے مقبول پتی پتی پھول پھول یار رسول

جن کی خاطر اللہ نے دونوں جہان بنائے ہیں  
چاند ستارے پھول شجر سے یہ دن رات سجائے ہیں  
جب بھی خدا سے تم مانگو اُن کے ویلے سے مانگو  
ہوگی دعا قبول پتی پتی پھول پھول یار رسول

جس محبوب کی آمد سے سب کے دن پھر جائیں گے  
اُن کے استقبال کی خاطر عرش سے عرشی آئیں گے  
اللہ کا محبوب ہے وہ عاصیوں کا مطلوب ہے وہ  
آمنہ بی کا پھول پتی پتی پھول پھول یار رسول

کملی والے آقا کے گیت جو عاصی گائیں گے  
ہے ایمان وہ حشر کے دن سب جنت میں جائیں گے  
محفل میں تم بھی آؤ عاصیوں ان کے گن گاؤ  
جنت کرو وصول پتی پتی پھول پھول یار رسول

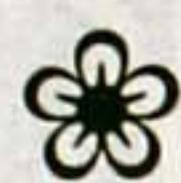
اُن کے ایک اشارے پر چاند بھی شق ہو جاتا ہے  
وہ چاہیں تو ڈوبا سورج بھی واپس لوٹ آتا ہے  
جو بھی اُن کو یاد کرے ان کی وہ امداد کرے  
میرا پاک رسول پتی پھول پھول یار رسول یار رسول

کوئی دُکھ مصیبت زاہد جب بھی مجھ پر آتی ہے  
اُن کے نام کی برکت سے ہر مشکل مل جاتی ہے  
تم بھی نام چپو اُن کا دیکھنا رحمت مولا کا  
ہو گا بڑا نزول پتی پھول پھول یار رسول یار رسول

## قطعہ

عشق شہ کونین ہے کونین کی دولت  
ملتی ہے مقدر سے یہ دارین کی دولت

قسمت میں ہو زاہد جو مواجهہ کی حضوری  
ہاتھ آئے گی اس وقت مرے چین کی دولت



ذکرِ محبوب کی لذت کو یہ لب جانتے ہیں  
اور آتا ہمیں کیا ہے یہی ڈھب جانتے ہیں

کس نے بھیجے ہیں درودوں کے تھائف ان کو  
اپنے دیوانوں کا وہ نام و نسب جانتے ہیں

جن کے کشکول میں ملکڑے ہیں در طیبہ کے  
کسی حاتم کو سکندر کو وہ کب جانتے ہیں

بن کہے جھولیاں بھرتے ہیں مدینے والے  
وہ فقیرانِ مدینہ کی طلب جانتے ہیں

پہلے کیا ہوتا تھا دنیا میں اور اب کیا ہوگا  
وہ جو نبیوں کے ہیں سردار وہ سب جانتے ہیں

نامِ نامی جو نہی سنتے ہیں جھکا دیتے ہیں سر  
ہم غلامانِ مدینہ ہیں ادب جانتے ہیں

آپنے قدموں میں بلا بھجتے ہیں آپ حضور  
بیقراری کا غلاموں کی سبب جانتے ہیں

ذکرِ سرکار میں ہی رہتے ہیں مشغول سدا  
وہ جو مولا کو منا لینے کا ڈھب جانتے ہیں

آپ کے عشق کے بیمار کہاں جائیں گے  
جو مدینے میں کھلا ہے وہ مطب جانتے ہیں

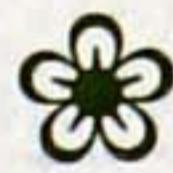
مجھ کو بھی آئے گا طیبہ سے بلاوا اک دن  
حالت قلب مری شاہِ عرب جانتے ہیں

آپ کی نعمت کا صدقہ ہے کہ زاہد مجھ کو  
جو محباں مدینہ ہیں وہ اب جانتے ہیں

### قطعہ

حرم میں جا کے یہ مانگیں دعا میں اب کے برس  
مدینے جائیں تو واپس نہ آئیں اب کے برس

دعا ہے دید کی خیرات بھی ملے اُن کو  
گناہگار جو روٹھے پہ جائیں اب کے برس



خدا ہم کو بے شک خدائی نہ دے      مگر ان کے غم سے رہائی نہ دے  
 سماعت وہ دے تیری باتیں سنوں      مجھے اور کچھ بھی سنائی نہ دے  
 وہ آنکھیں بھی آنکھیں ہیں کس کام کی      جنہیں تیرا جلوہ دکھائی نہ دے  
 میرا خالی دامن بھی بھر دے شہا      مجھے در بدر کی گدائی نہ دے  
 ہمارا پیغمبر ہے ایسا کہ جو      کسی کو بھی حرفِ بُرائی نہ دے  
 سدا بھیج آلِ نبی پر درود      زمانے کا غم گر رہائی نہ دے  
 خدا بخش دے اُس کو ممکن نہیں      جو محشر میں تیری دہائی نہ دے  
 میں دیکھوں تو ہر سمت جلوے ترے      مجھے اور کچھ بھی دکھائی نہ دے  
 تمنا ہے زاہد نیازی میری  
 خدا ان کے در سے جدا نہ دے

## منقبت

آستانہ عالیہ لاثانیہ حسینیہ علی پور سید اشتریف

میرے مرشد کا جو گھرانہ ہے سارا سرکار کا دیوانہ ہے  
 کوئی عابد، علی حسین کوئی کیا گلشن تراہمانہ ہے  
 اس گھرانے پہ میرے اللہ کی رحمتوں والا شامیانہ ہے  
 آپ ہو فاطمہ کے نورِ نظر کملی والا تمہارا نانا ہے  
 یہ ہیں دیوانے کملی والے کے اُن کا دیوانہ یہ زمانہ ہے  
 دید کرتے ہیں ہم تو مرشد کی محفلوں کا تو اک بہانہ ہے  
 جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں کوئی اپنا ہے یا بیگانہ ہے  
 نظرِ رحمت ہے اُن پہ مرشد کی جن کا طیبہ میں آنا جانا ہے  
 دنیا والوں میں خوش مقدر ہوں میرا ولیوں سے دوستانہ ہے  
 میں ہوں زاہد فقیر لاثانی  
 یہ تعلق بڑا پرانا ہے

## دھوتِ فکر

نامِ خدا کا لیا کرو  
 جن لوگوں پر خوش ہے وہ  
 اور جن سے ناخوش ہے وہ  
 نعمتیں جس کی کھاتے ہو  
 دنیا میں یوں جیا کرو  
 اور زیادہ دے گا خدا  
 یاد کرو کثرت سے اُسے  
 وہ جو خالق ہے سب کا  
 عشقِ نبی کے مانگو جام  
 پڑھ لاحول ولاقوت  
 اپنا گھر دکھائے خدا  
 ماں کی خدمت کر کر کے  
 جنت کی کنجی ہے باپ  
 سوچو دیکھ رہا ہے وہ  
 اُن کی راہ پہ چلا کرو  
 اُن لوگوں سے بچا کرو  
 اُس کا شکر بھی کیا کرو  
 اس کی راہ میں دیا کرو  
 دُکھِ تکلیف سے بچا کرو  
 اس کے سامنے جھکا کرو  
 اور بھر بھر کے پیا کرو  
 یوں شیطان سے بچا کرو  
 یہی تمنا کیا کرو  
 جنت میں گھر لیا کرو  
 حق اس کا بھی ادا کرو  
 کام جو کوئی کیا کرو

موتی ہیں یہ چنا کرو  
 اللہ والوں کی باتیں  
 لوگوں سے یوں ملا کرو  
 لوگ ہمیشہ یاد کریں  
 سکھ میں دُکھ بھی آتے ہیں  
 پھر کا ہے کو گلہ کرو  
 ذوق سخن مل جائے تو  
 نعت نبیؐ کی لکھا کرو  
 دیکھنا برکت قرآن کی  
 خوب تلاوت کیا کرو  
 دل مسکن ہے مولا کا  
 دل کو تور نہ دیا کرو  
 یار نمازیں پڑھا کرو  
 معاف کسی حالت میں نہیں  
 زاہد سوچ سمجھ پہلے  
 پھر منه سے کچھ کہا کرو

## علامہ اختر سدیدی

الفاظ کے گلشن کی مہکار سدیدی ہے  
 جو سب کے دلوں میں ہے وہ پیار سدیدی ہے  
 وہ نعت کی محفل ہو یا محفلِ رندال ہو  
 ہر بزم کا دولہا و سردار سدیدی  
 بیٹھا ہوا اب بھی ہے مند پہ نقاۃت کی  
 دراصل سدیدی کا ہریار سدیدی ہے  
 جو شانِ علیٰ کا شر وہ سنبھل جائے  
 تھامے ہوئے لفظوں کی تلوار سدیدی ہے  
 کچھ غرض نہیں اس کوششا ہوں کے ایوانوں سے  
 ہاں آں محمد مثیل الشیعیم کا حب دار سدیدی ہے  
 اک وہ ہی شہنشاہ ہے میدانِ نقاۃت کا  
 اعزاز کے لا ت ق بس سرکار سدیدی ہے  
 میخانہ نہیں زاہد یاں ڈھنگ سے بیٹھو تم  
 بول او نچے نہ بولو یہ دربار سدیدی ہے

## شانِ اولیاء

اللہ اللہ یہ شکوہ و عزو شانِ اولیاء  
 خم سرِ شاہاں ہیں پیشِ آستانِ اولیاء  
 آؤ آؤ دل میں منزل کی تمنا ہے اگر  
 دھیرے دھیرے جا رہا ہے کاروانِ اولیاء  
 دے نہیں سکتے کسی کو جو شہان وقت بھی  
 بخش دیتے ہیں نظر سے وہ خزانے اولیاء  
 جو دیا درس محبت سرورِ کونین نے  
 آئے ہیں وہ ساری دنیا کو سنانے اولیاء  
 منکرِ شانِ ولایت کس قدر پچھتائے گا  
 حشر میں وہ جس گھڑی دیکھے گا شانِ اولیاء  
 اہلِ دل پروجد کے آثار طاری ہو گئے  
 بزم میں چھپیری جو میں نے داستانِ اولیاء  
 با مراد اٹھیں گے زاہدان کی چوکھٹ کے فقیر  
 اور تھی داماد رہیں گے منکرانِ اولیاء

# والد محترم کی جدائی میں

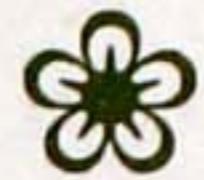
ماحول ہے اُداس فضاؤں کو کیا ہوا  
 جس دن سے میرا بابا پُر ہے مجھ سے جدا ہوا  
 ہیں شہر نعت کے در و دیوار غمزدہ  
 ہر گھر ہے غمکندہ ترے غم میں بنا ہوا  
 محسوس کر رہا ہوں دلوں کی اداسیاں  
 یہ حشر تیرے جانے سے کیا بپا ہوا  
 ہر آنکھ تیری یاد میں نم ہے اُداس ہے  
 ہر دل پہ تیرا نام نیازی لکھا ہوا  
 دل ہے اُداس اور نگاہیں ہیں اشکبار  
 گویا ہر ایک غم سے تیرے آشنا ہوا  
 جو روز دیکھتے تھے تجھے پیار سے انہیں  
 صدمہ شدید تر ہے ترے جانے کا ہوا  
 بچھڑا ہے جن کا باپ یہ ہیں جانتے وہی  
 پوچھئے کوئی کہ حال ہمارا ہے کیا ہوا  
 تربت پہ تیری رحمت حق کا نزول ہو  
 دستِ دعا ہر اک کا ہے زاہد اٹھا ہوا

# حصہ پنجابی

گناہوں اگ لائی اے بدن وچ  
کرم دا مینہ وسا دے یا الہی

# حمد

خالق اللہ رازق اللہ سب دا مالک اللہ  
 اول اللہ آخر اللہ اللہ کلم کلا  
 جنہوں چاہوے عزت جنہوں چاہوے ذلت دیوے  
 کسے نوں غربت بھکھ چہ رکھیا ونڈا کدھرے میوے  
 کسے نوں بہتا کے نوں تھوڑا حکم اوہدے تھیں ملدا  
 اوہدے حکم دے باہجوں کدھرے پتہ وی نئیں ہلدا  
 سورج چن ستارے اوہدی کردے تابعداری  
 اوہنؤں کر کے یاد پرندے بھر دے پھرن اڈاری  
 اطلس دی پوشک ہے کدھرے کدھرے پائی لیڑے  
 اوہ چاہوے تے پل جاندے نیں پتھر دیوچہ کیڑے  
 حکم دوے تے دن چڑھدا اے دن دے مگروں راتاں  
 مک جاندے دن رات نہ مکن اوہدیاں گلاں باتاں  
 بھانویں دھرتی پیاسی ہووے یا بندہ ترھیا یا  
 اسماں توں اپنے فضل کرم دا مینہ برسایا  
 اوہدا دیتا کھاندے لوکی کھا کے شکوے کر دے  
 چھٹے رحمت والے زاہد فیر اوختاں تے ورحدے



کدوں تیکر غماں دا زہر پیواں یار رسول اللہ  
کرم ہوئے میں ہو خوشحال جیواں یار رسول اللہ

ٹسائی ای بخشیا اے حوصلہ سر چک کے جیون دا  
ترے منگتے دا سر ہو یا نہیں نیواں یار رسول اللہ

رہواں اک پل وی تیری یاد توں غافل تے مر جاواں  
میں جیواں تے تیرا ای ہو کے جیواں یار رسول اللہ

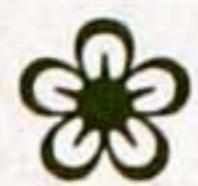
بھرم رکھیا اے تیری آل نے ہر تھاں شہا میرا  
میں تیری آل دے قربان تھیواں یار رسول اللہ

تیری نسبت دے صدقے جان دے نے مینوں جگ والے  
کرم ہوئے نہ جے تیرا میں کی واں یار رسول اللہ

تمنا ایں ترے زاہد نیازی دی سرِ محشر  
ترے ہتھوں میں کوثر جام پیواں یار رسول اللہ



دکھاں غماں دے کولوں میں پچھا چھڑا لیا  
 جس دن دا کملي والے نے اپنا بنا لیا  
 ڈبدا ای جا رہیا سی گناہوں دے بحر وچ  
 سونے نبی دی یاد نے مینوں بچا لیا  
 طیبہ نگر دا واسطہ دیندا سی رات دن  
 طیبہ نگر دے والی نے طیبہ بلا لیا  
 ڈاہڈا اے عشق کردا اے من مانیاں ہمیش  
 گھنگھروں پوا کے عشق نے بُلھا نچا لیا  
 مٹی بدن تے مل کے محمد ﷺ دے شہر دی  
 عاشق نے اپنے آپ نوں کیسا سجا لیا  
 تشریف لے ای اوندے نیں او تھے مرے حضور  
 گھرنوں دروداں نال ہے جہنے سجا لیا  
 در در تے مینوں جان دی زاہد نئیں کوئی لوڑ  
 صدقہ نبی دے نام دا جھولی چہ پا لیا



چا رکھدے نیں دل اندر گنہگار مدینے دا  
ہووے سفر نصیباں وچہ اک وار مدینے دا

مرنے دی مدینے وچہ منگدے نے دعا عاشق  
میں جیں وی منگناں ہاں سرکار مدینے دا

فر مرن داغم کوئی نہیں اک وار بے ہو جاوے  
مینوں وچہ حیاتی دے دیدار مدینے دا

جتھے سب دی سُنی جاندی جھولی وی بھری جاندی  
اوہ دنیا تے ہے اکو دربار مدینے دا

دارو نہ کوئی کرناں لے جانا مدینے جدوں  
ہووے آخری ساہنواں تے بیمار مدینے دا

روں اوندائے قسمت تے ہوک اٹھدی اے سینے چوں  
جدوں قافله ہندا کوئی تیار مدینے دا

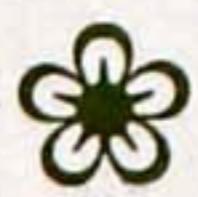
بے فکر ٹری پھردا محشر دے دیہاڑے جو  
ایہہ دنیاچ ہندا سی حب دار مدینے دا

دنیا تے اوہدا کدھرے فیر دل نیجوں لگدا جے  
مہماں جو بن جاندا دن چار مدینے دا

قسمت چ مدینے دی اجے حاضری نئیں جے کر  
مینوں خواب ہی آجائے سرکار مدینے دا

جنہوں جام محبت دامل جاندا اے اکواری  
در در تے اوہ نئیں جاندا میخوار مدینے دا

زاہد اونہاں لوکاں نے پُل پار کری اوناں  
ہونا جنہاں دے دل اندر بس پیار مدینے دا



نہ کوئی آرزو خدائی دی نہ میں طالب کسے خزانے دا  
جیہدے صدقے ایہہ کائنات بنی میں تے منگتا ہاں اوس گھرانے دا

رحمتِ دو جہاں مرے آقا میرے تے مہرباں مرے آقا  
کملی والے نواز دے مینوں فکر میں کیوں کراں زمانے دا

مشکلاں توں بچاؤ ندا اے سوہنا اللہ تا میں ملاؤ ندا اے سوہنا  
میں ڈراں کیوں بھلا طوفاناں توں جدا وہ را کھا اے آشیانے دا

رات دن اوہدا صدقہ کھانے ہاں گیت ایسے لئی اوہدے گانے ہاں  
سانوں در تے بلاوں لئی آقا بھیج دے ٹکٹ آنے جانے دا

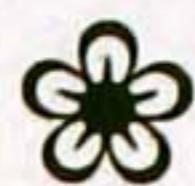
میں تے کوہجا ہاں مینوں پچ کوئی نہیں ہور پردے وی سکدا کچ کوئی نہیں  
حشر دے روز یا نبی اللہ چیتا رکھیا جے اس نمانے دا

تیرے ویٹرے وی پیر پاون گے غم نہ کرتیوں خیر پاون گے  
بہہ جاراہ وچہ وچھا کے اکھیاں نوں ایہو ویلا اے اوہدے آنے دا

ایں مھفل چہ جیہڑا آجائے خالی جھولی نہ کوئی رہ جاوے  
سب غلاماں نوں صدقہ مل جاوے یا نبی نوری آستانا نے دا

جیہڑا پختن دا دل تھیں شیدا اے کوئی داتا اے کوئی خواجہ اے  
کملي والے تھیں پیار جو کردا شان اُچا اے اُس دیوانے دا

کوئی یاراں چہ رل کے بیٹھا اے کوئی میخانہ مل کے بیٹھا اے  
ساؤے حصے چہ آیا کم زاہد اوہدیاں مھفلاء سجانے دا



عبد زاہد عاصی کو ہجے سو ہنے ون سو نے  
سو ہنا راضی کرن لئی کر دے حیلے ون سو نے

میرے آقا آپ سماعت کر دے وچہ مدینے  
ہندے پیش دروداں دے جو گجرے ون سو نے

رومی مصري عربی عجمی شامي خاکی نوري  
در نبی دے جھاڑوکش نے کیسے ون سو نے

جالیاں دے میں کول کھلو کے ایہہ وی منظر ڈھا  
اکو ذات ہے ونڈن والی کا سے ون سو نے

فاطمہ حسن حسین علی دے سو ہنے پاک نبی دے  
خلقت وچہ رب ونڈی جاندا صدقے ون سو نے

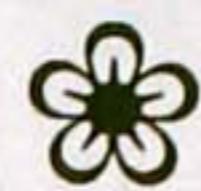
عزت، عظمت، دولت، شہرت بخشش رحمت ورگے  
پاک نبی دے در توں لیھے تحفے ون سوئے

افطاری دے ویلے سب نوں ملدے وچہ مدینے  
پین نوں آب زم زم کھان توں میوے ون سوئے

روضے دے ول تکی جانا عجب نظارہ دیندا  
اک اک پل وچہ نظریں اوندے جلوے ون سوئے

ہر اک نوں اوقات توں ودھ کے دیندے میر آقا  
رات دنے اوندے نیں اوتحے منگتے ون سوئے

کملی والے دے صدقے ایہہ پاپی زاہد ہویا  
کرم مرے تے اللہ پاک نے کیتے ون سوئے



نعت لکھنے دا جدou لگا پتہ تھوڑا جیہا  
فیر سانou جین دا آیا مزا تھوڑا جیہا

دل دی کیفیت بدل دی جارنی اے دم بدم  
مینou لگدا اے مدینہ رہ گیا تھوڑا جیہا

حشر وچہ میں جئے گنہگاراں دی گل بن دی کیویں  
جے نہ ہندا مصطفیٰ دا آسرا تھوڑا جیہا

آئے بیٹھے دید دا چا لکے دیوانے تیرے  
چہرہ پر نور توں پرده ہٹا تھوڑا جیہا

آ گیا اے ساہمنے شہرِ نبی جنت دا در  
ہن ادب تھیں اپنے قدمانou ودھا تھوڑا جیہا

آئے نیں اج خواب وچا یہ رات چھوٹی نہ ہووے  
ہور سانou لین دے مولا مزا تھوڑا جیہا

میرا جی کردا گزاراں میں مدینے پاک وچہ  
وقت جیہڑا زندگی دا رہ گیا تھوڑا جیہا

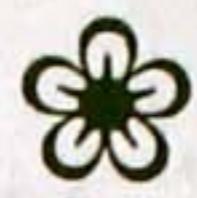
عاصیاں تے چادرِ رحمت نبی نے تانی  
حشر دا سورج جدوں ایں بھڑکنا تھوڑا جیہا

رحمتاں دی انہتا کیتی اے اللہ پاک نے  
میں سی کملی والے دا بھانویں گدا تھوڑا جیہا

قبر دے نھیرے نوب سانوں خوف نہ آوے شہا  
روشنی لئی نور سانوں کر عطا تھوڑا جیہا

اوہدی رحمت دا احاطہ کرنئیں سکدا کوئی وی  
بے بہا دا لفظ وی لگدا پیا تھوڑا جیہا

مینوں زاہدِ جان دے نیں لوک ایسے واسطے  
نعت دا رکھیا ہویا اے سلسلہ تھوڑا جیہا



کرم سرکار دا ہے وا جاں پیamar دا  
ہے کوئی گنہگار اے اوہ کھلا دربار اے

ایہہ لمحے سروردے تے جلوے حضور دے  
جے کرناں دیدار اے اوہ کھلا دربار اے

نبی نے اج آوناں کرم فرماؤناں  
اوہ سونی سرکار اے اوہ کھلا دربار اے

دلار دازنگ لا ہوے اوہ مدینے ول جاوے اوہ  
جیہڑا وی گنہگار اے اوہ کھلا دربار اے

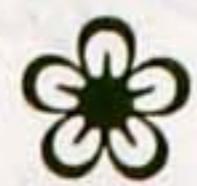
جو دل میرا چہکدا خوشی دے وچہ مہکدا  
مدینے دی بہار اے اوہ کھلا دربار اے

اوہ سانوں وی بلاوں گے تے اگوں فرماؤن گے  
جا تیرا بیڑا پار ہے اوہ کھلا دربار اے

جو مشکلائ ٹالدا تے لجاں وی اے پالدا  
بڑا ای غنخوار اے اوہ کھلا دربار اے

اوہ غماں دیو ماریو او چنگے ماڑے ساریو  
اوہ بڑا من ٹھار اے اوہ کھلا دربار اے

زاہد نوں گل لا لیا تے جدوں بلوا لیا  
میں جانا سر بھار اے اوہ کھلا دربار اے



اوگنہاراں دیاں مکیاں اج انتظاریاں  
عرشی پروہنے دیاں آسیاں سواریاں

پائی دہائی غریباں ہو گیاں ساڑیاں عیداں  
سنیاں گئیاں عرشاں تے ساڑیاں زاریاں

تک کے اوہ روپ نورانی ہو گئی خلقت دیوانی  
سوہنیاں سوہنیاں شکلاں بھل گئیاں ساریاں

اپنے گھر بار سجاو اوہدا میلاد مناؤ  
مدنی دے ڈھولے گاؤ اج سیاں ساریاں

اوہدیاں جو بن گئیاں او سے دیاں ہو کے رہیاں  
قسمتاں اوہناں دیاں آقا سنواریاں

دکھاں نے پائے گھبرے کجھ وی نہیں پلے میرے  
سر تے گناہاں دیاں پنڈاں نہیں بھاریاں

اک دن اوہ دن وی اوناں سوہنے نے کول بلاوناں  
کر کے بیٹھا ہاں یارو میں وی تیاریاں

مل جاوے اذن حضوری حضرت ہو جاوے پوری  
جا پہنچاں روپے ولے مار اڈاریاں

جنت دا زینہ ویکھاں سوہنا مدینہ ویکھاں  
رحمت دیاں چھلاں دیوچہ لاواں میں تاریاں

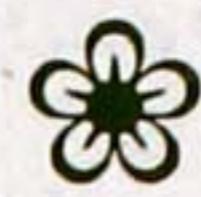
روپے دے گردے گھمئے روپے دی جالی چمنے  
مک جاون سینے دیاں سب بیقراریاں

گنبد دی چھانویں چیندے آب زم زم جو پیندے  
اوہناں دے کول نہ آون مڑ کے بیکاریاں

خورے اوہ کد آ جاوے میری قسمت چکا جاوے  
کھول کے اکھاں دیاں بیٹھا ہاں باریاں

روپے نوں رہندا تکدا، تکدا کدی نہ تھکدا  
پلکاں نال دیندا جا کے در تے بہاریاں

ٹھر جاوے سڑدا سینہ ویکھاں میں شہر مدینہ  
ایسے آسے میں زاہد عمران گزاریاں



سیدی مرشدی یا نبی یا نبی  
مینوں وی دید دی خیر پاؤ کدی

سوہنے دے ذکر دی سوہنی مھفل سجی  
اتتھے ہونی اے سوہنے دی جلوہ گری

مشکلاں دور کردا اے نام آپ دا  
تیری مشکل وی ہووے گی حل کہتے تے سہی

آپ دے نام وچہ رحمتاں برکتاں  
جیہڑا جپدا رہیا گل اوہدی بنی

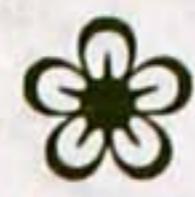
جنے وی آپ دا پایا اے اوسطہ  
جوہلی رحمت تھیں اللہ نے اوہدی بھری

تاں دروداں دے گھرے بنائے نے میں  
میرے گھر آوے گا کملی والا نبی

ہر گھری نعت سو ہنے دی پڑھدے رو  
قبر وچہ ایسے دی ہو وے گی روشنی

منکرائیں نے تے سڑ سڑ مری جاوناں  
عاشقان کہندے رہناں ایہو ہر گھری

ہے ایہہ زاہد نیازی غلام آپ دا  
ایہنوں ہو جاوے دربار دی حاضری



خیالاں توں اُچا مقام آپ دا اے  
ہر اک نام توں سوہنا نام آپ دا اے

جیہڑا کامیابی دے ول لے کے جاندا  
ذرا پڑھ کے ویکھو پیام آپ دا اے

خداتے خدا دے فرشتے فلک تے  
ہے پڑھدے درود وسلام آپ دا اے

ایہہ گھٹ اے بھلا شان میرے نبی دی  
کہ نامِ خدا نال نام آپ دا اے

ایہہ توں میں بھلا کیہڑی گنتی چہ آئیے  
کہ جبریل وی جد غلام آپ دا اے

سدا لکھدا پڑھدا ہاں نعت آپ دی میں  
میرے تے کرم صبح وشام آپ دا اے

اوہ نوں عاشقان دی ملے بادشاہی  
جیہڑا سچے دل تھیں غلام آپ دا اے

نہ ملیا اے اج تک نہ ملنا کے نوں  
جو رتبہ اے ماہ تمام آپ دا اے

جو پتھر دلاں نوں وی کرموم دیوے  
اوہ سچا تے سچا کلام آپ دا اے

زمانے نوں عشق و محبت دی زاہد  
جو دیوے خماری اوہ جام آپ دا اے

## قطعہ

جدوں پیر طیبہ دے راہواں چ رکھیں  
مینوں یاد اپنی دعاواں چ رکھیں

کریں عرض زاہد نیازی دے ولوں  
شہا ایہنوں اپنے گداواں چ رکھیں



مقدر جیہدا وی جگاؤندا اے سوہنا  
 اوہنوں دید دی خیر پاؤندا اے سوہنا  
 سجاوُندا اے سوہنے نبی دی جو محفل  
 نصیباں نوں اوہدے سجاوُندا اے سوہنا  
 میں اخلاق دی انہا آکھنا ہاں  
 کہ دشمن لئی چدرائ و چھاؤندا اے سوہنا  
 ابو جہل دے ہتھاں و چہ کنکراں نوں  
 اشارے تھیں کلمہ پڑھاؤندا اے سوہنا  
 دروداں دیاں بھیج دے ڈالیاں جو  
 اوہناں تائیں درتے بلاوُندا اے سوہنا  
 اشارے تھیں فلکاں دا چن توڑ دیندا  
 تے فیر جوڑ کے وی وکھاؤندا اے سوہنا  
 نمازِ علی " واسطے ڈبیا ہویا  
 اوہ سورج وی واپس بلاوُندا اے سوہنا  
 میرے درگے پاپی نوں زاہد بنا کے  
 غلامی دا سرتاج پاؤندا اے سوہنا



گناہ دی میں جان دا ہاں سزا اے  
گنہگاراں دا مصطفیٰ آسرا اے

دلاتا میں مہکائی جاندی اے جیہڑی  
یقیناً مدینے دی ٹھنڈی ہوا اے

خطا کار میرے جئے سب بخشے جانے  
کہ شافعؑ محشر حبیبِ خدا اے

تیمیوں مبارک تیمی تساں نوں  
تیماں دا حامی نبیؐ آ گیا اے

محمد ﷺ دے نقش قدم تے ہی چلنار  
خدا تیک لے جاندا ایہہ راستہ اے

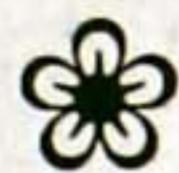
میرے جئے نوں دنیا تے پچھدانہ کوئی  
کرم مصطفیٰ داتے ماں دی دعا اے

میری راہ وچ اکھیاں و چھاؤندے نے لوکی  
غلامی آل نبی دا صلہ اے

کرم ہووے جس تے جبیب خدادا  
اوہ وجہ کے سوہنے دا در دیکھدا اے

بلاوندانہ اووندا اے خواباں چہ میرے  
خدا جانے میتھوں کی ہوئی خطاء

جوعزت تے شہرت میرے حصے آئی  
ایہہ زاہد فقط صدقہ مصطفیٰ اے



سوہنیاں گلائیں پال دیاں  
سر توں بلاواں آئیاں ٹال دیاں

قادداں دے تر لے تے واسطے میں پاؤاں کیوں  
دل دیاں لوکاں تائیں جاجا سناواں کیوں  
سوہنے نوں خبراں میرے حال دیاں

دردے سوالیاں نوں آپ اوہ رجاوندے نیں  
ودھ کے اوقات نالوں خیر جھولی پاؤندے نیں  
منگتی میں اوسمے لجپاں دیاں

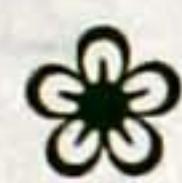
سوہنے دے دوارے ہتھ بخ کے تے کھڑاریں  
بھجیاں نگاہواں ہوں لباں توں نہ کچھ کہیں  
روضے تے لوڑاں نہیں سوال دیاں

اپنے غلام اتے کرم کمایا اے  
اپنے توں پہلاں اوہنوں جنت پچایا اے  
ہونی آں ریساں نئیں بلال دیاں

آقا منظور کرومیرا وی سلام جی  
حاضری لئی روندا رہندا آپ دا غلام جی  
چھٹیاں بھیجو ایسے سال دیاں

سوہنیاں دوارے تے غلام کدوں آوے گا  
روضے دا ایہہ آن کے دیدار کدوں پاوے گا  
ہوآئیاں در توں میرے نال دیاں

زادہ اتے آقا ایہہ وی کرم کماوناں  
حشر دیہاڑے ایہدے تائیں بخشووناں  
گولی میں آقا تیری آل دی آں



شانال مرے نبی دیاں سب توں نرالیاں  
قدسی وی آکے چحمدے نیں رو خنے دی جالیاں

دوزخ نہیں جاوے گا کوئی سرکار دا غلام  
اللہ دے نال سونہنے نے گلاں مکالیاں

بنٹھن کے اونہاں تائیں اے جنت اڈیکدی  
آقا دیاں نے مخلاں جنہاں سجالیاں

قبراں چہ وی اونہاں دیاں ہووے گا چانناں  
جنہاں نے تیرے ناں دیاں بتیاں نے بالیاں

اونہاں نوں سوہنا آن کے دیندا اے زیارتاں  
بھیجن دروداں دیاں جو دن رات ڈالیاں

منگتے جو درتے آئے اوہ بن گئے نے شہنشاہ  
لج پال میرے ایساں لجاں نے پالیاں

مل گئی گناہگار نوں نسبت حضور دی  
میتھوں تے نئیوں جاندیاں خوشیاں سنچالیاں

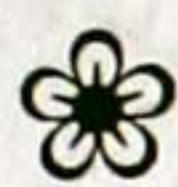
اج تک اوس بوہے توں خالی نہ کوئی گیا  
عرضاء جدوں وی کیتیاں در تے سوالیاں

زـاـہـدـ نـیـازـیـ وـیـکـیـھـ لـاـسـ روـضـهـ حـضـورـ دـاـ  
اس آرزو نے سینے چ اگاں نے بالیاں

## قطعہ

ایہہ چاؤندانہیں خاصاں کہ عاماں چ رکھیں  
خدا یا نبی دے غلاماں چ رکھیں

تے مصروف زـاـہـدـ نـیـازـیـ نـوـںـ مـوـلاـ  
ہـمـیـشـہـ درـودـاـنـ سـلـامـاـنـ چـ رـکـھـیـںـ



تیرالے کے ناں میں سوہنیاں وچہ جگ دے مونج کراں  
میں سوہنیا سوہنا ناں تیرا چم چم اکھیاں تے لال

ایہہ میں وی تے ہاں جان دامینوں خبر ہے جو میں ہاں  
میرے عیب نہ ویکھیں سوہنیا ہتھ جوڑ کے عرض کراں

ستے لیکھ جگا جا آن کے کدی میریاں سن عرضاں  
کدی پھیرا پا جا سوہنیا تینوں واسطہ رب دا پاں

تک تیریاں کرم نوازیاں صدقے قربان و نجاں  
پئیاں ہوون سو سو عزتاں میں جس پا سے وی جاں

رئی جنگل بیلے لبھدی نئیں چھڈیا شہر گراں  
میرے دل وچہ ماہی وس دا میں ڈھونڈ دی باہر پھراں

ہووے شہر نبی دی حاضری ہووے روپے دی چھاں  
اک رہ جائے یاد حضور دی باقی سب کجھ بھل جاں

سلطان مدینے والیا سن میریاں وی عرضاء  
حسینؑ دا صدقہ منگناں میں وچہ مدینے تھاں

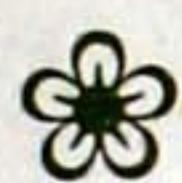
نبی ہور وی آئے جگتے شاناں لے رب توں بڑیاں  
تیرے جیہا نہ کوئی دوسرا میں مکدی گل مکاں

مکی مدنی آقا دیاں دھماں گھر گھر وچہ پئیاں  
جس پاسے قدم ٹکاؤندے رُتاں اون بھار دیاں

کوئی جبشوں روموں مصروف آئیاں چل کے باندڑیاں  
ایسا یار دا جلوہ ویکھیا نئیں مڑ کے گھر گئیاں

نبھ جان پریتاں میریاں میں تیری ہو کے مراں  
شا لا مردے دم تک تیریاں راں کر دی نوکریاں

کیتی اے زاہد عرض جو ہووے پوری کر دے ہاں  
سماں ہوون میرے آخری میں فیروی نعت پڑھاں



قطرہ کرم دا کوئی میں ول وی میرے سائیاں  
دیدار دی میں پیاسی بو ہے تے تیرے آیاں

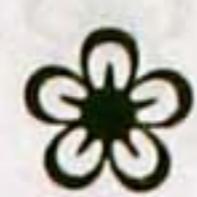
اوہناں نوں حشر تیکر رہنا سرور اس دا  
نظرال دے نال جہنوں ساقی مرے پلائیاں

سوہنے دے عاشقاں نے ہر چیز وار چھڈی  
میں پیار تھیں اوہناں نوں نعتاں جدوں سنائیاں

ایوں تے نئیں بٹھاؤندے اکھیاں تے نظرال والے  
محبوب کبریا دے سنگ یاریاں نیں لا یاں

قسمت چ میری لکھ دے طیبہ دی زندگانی  
میتھوں نہ جریاں جاون روپھے دیاں جدا یاں

سوہنے دے منکراں نوں جا آکھدے توں زاہد  
شاناں نبی دیاں نے اللہ مرے ودھائیاں



فیر آئی یاد مدینے دی دل سینے اندر ہلیا اے  
سرکار دا کوئی دیوانہ سرکار دے درتے چلیا اے

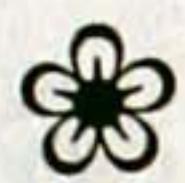
میرے آقا کرم کماون گے سانوں قدماں وچہ بلاون گے  
محبوبِ خدادے روختے پیغام اسماں وی گھلیاں اے

دن رات خزانے ونڈ دے نیں سرکار مدینے وچہ ہر دم  
پھڑکا سہ حاکم دیلے دا اوتحے سنگ فقیراں رلیا اے

کوئی میرا شala آن پچھے میرے بیلی اگوں ایہہ آکھن  
اوہ چردامدینے ٹر گیا اے اج تیکر مڑ نہ ولیا اے

اوہ دی رلیں نہیں کوئی کرسکدا اوہ دی رلیں نہیں کوئی ہو سکدی  
لچپاں مدینے والے دے جیہڑا ملکڑیاں اُتے پلیا اے

نہ ایویں خواب وکھا سانوں نہ حشر توں مول ڈرا سانوں  
ساؤے لئی زاہد کافی اے سرکار دا بوہا ملیا اے



اللہ دا کرم ہو یا جاواں صدقے نصیباں دے  
اللہ دا حبیب آیا کم بن گئے غریباں دے

نبیاں دا پیر آیا ہوئے جگتے سورے نیں  
بدرنیز آیا ملکے ازلی ہنیرے نیں

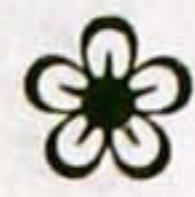
دساں جبریل کیوں میلا دمنایا اے  
اک جھنڈا کعبے تے دو جا عرشاں تے لایا اے

سو ہنے دی کی شان دساں قرآن چہ آیا اے  
نبی تے درود پڑھو اللہ خود فرمایا اے

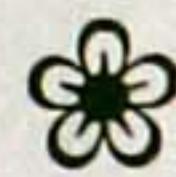
ربا ایہہ دعاواں نیں اس پر تقصیر دیاں  
سو ہنے دے دوارے تے ساہنوں ہون اخیر دیاں

کیسیاں ہون گیاں اوہ گھڑیاں سرور دیاں  
جالیاں چھماں گے جدوں جا کے حضور دیاں

اکو ہے دعا زاہد کجھ ہور نہیں چاہی دا  
میں وی روپھہ ویکھ لواں کدی عرشاں دے راہی دا



کریماں سوہنیا میرے تے کردے ایہہ عطا جلدی  
 در و دیوار روپے دے شہا مینوں وکھا جلدی  
 دروداں تے سلاماں دے پڑھاں نغمے مواجهہ تے  
 بلا جلدی بلا جلدی بلا جلدی بلا جلدی  
 نبیؐ دا واسطہ بے حد ضروری اے دعا اندر  
 خدا دی بارگاہ وچہ پہنچ جاندی اے دعا جلدی  
 بڑی حسرت اے جیوندے جی ترے دربار وچہ آوال  
 جدوں روپے تے پہنچاں میں تے آجاوے قضا جلدی  
 توں کر بیٹھا ایں اپنی جان تے بے ظلم تاں کیہاے  
 گنہگارا میرے محبوبؐ دی چوکھٹ تے آ جلدی  
 گناہاں نھیر پایا اے کتنے رستہ نہ بھل جائواں  
 رُخ پُر نور اُتوں نور دا پردہ ہٹا جلدی  
 تیرے محبوبؐ دے راہیں تیرے تک اونا چاؤناں ہاں  
 مینوں محبوبؐ دے رستے اتے مولا چلا جلدی  
 تمنا ایں جے قربِ مصطفیؐ دی تینوں اے زاہد  
 درودِ پاک دا نغمہ لباں اتے سجا جلدی



اللہ تیرے جیہا کوئی نہ بنایا مدنی کریم سوہنیاں  
ہور نبی وی جگ تے آئے  
بڑے بڑے رتبے وی پائے  
پایا تیرا کے ہورنے نہ پایا مدنی کریم سوہنیاں  
کی گورے تے کی نے کالے  
اچے اچے شملیاں والے  
تساں سبھناں دا مان ودھایا مدنی کریم سوہنیاں  
میں تڑی دے عیب نہ پھولیں  
رحمت دا دروازہ کھولیں  
تیرے بوہے تے میں سیس جھکایا مدنی کریم سوہنیاں  
سارے نبی نیں بلے بلے  
تیرے سوا عرشاں دے والے  
میرے اللہ نے نہیں کے نوں بلایا مدنی کریم سوہنیاں  
اچیاں سچیاں شانماں والے  
تیرے سوا مینوں کون سنجھا لے  
چک دے دکھاں مینوں بڑا اے ستایا مدنی کریم سوہنیاں  
زاہد ہے ایہہ کرم نوازی  
بھلیا نہیں میں اپنا ماضی  
دم دم رب دا میں شکر بجایا مدنی کریم سوہنیاں



میرے لباس تے جس ویلے اوہدی نعت ہندی اے  
اللہ دی رحمت دی برسات ہندی اے

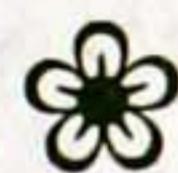
مشکل مینوں مشکل وچہ پاوے بڑی مشکل اے  
مشکل توں بچاون لئی اوہدی ذات ہندی اے

دنیا دیاں شاہاں توں چنگا اے سوہ ونهہ رب دی  
جیہدی جھولی چ طیبہ دی سوغات ہندی اے

اوہدے ذکر چ گزرے جو دن عید دا ہوندا اے  
اوہدی یاد چ لنگھدی جو شبرات ہندی اے

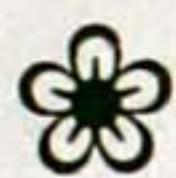
اوہدی یاد چ اکھیاں چوں اتھرو جیہڑے وگدے نیں  
ایہہ عشق محمد ﷺ دی سوغات ہندی اے

انج لگدا جیویں زاہد دن مڑ کے نکل آیا  
سرکار دے روپے تے جدوں رات ہندی اے

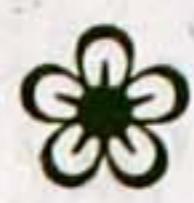


اُچیاں نیں شاناس سرکار دیاں  
 سوہنے مٹھل من ٹھار دیاں  
 عاصیاں لاچاراں تائیں گل نال لاوناں  
 در دے سوالیاں نوں خیر جھولی پاؤناں  
 ریتاں نے تیرے گھر بار دیاں  
 اکدن تے سوہنا ساڑا کرم کماوے گا  
 اللہ دا حبیب سانوں در تے بلاوے گا  
 لکیاں نے تاہنگاں دربار دیاں  
 او تھے بے زباناں نے وی گردناں جھکائیاں نے  
 کنکراں وی نبی دیاں دتیاں گواہیاں نے  
 جرأتاں نے کیہنوں انکار دیاں  
 خیر پاویں رحمتاں دے سوہنیا خزینے دی  
 حاضری رئے ہندی میری مکے تے مدینے دی  
 عرضاء نے ایہو گنہگار دیاں

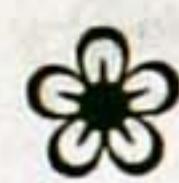
دُور نوں وی ویکھدے نیں آپ قریب توں  
 کوئی چیز اوہلے نیبوں اللہ دے حبیب توں  
 سوہنے نوں خبر اس عرشوں پار دیاں  
 اپنی حیاتی دیاں دُکھاں دے ستائے ہاں  
 درد اس غماں دے مارے تیرے بوہے آئے ہاں  
 منگدے ہاں خیر اس تیرے پیار دیاں  
 گل سن عشق دیاں جھلیاں سودائیاں دی  
 اونہاں نوں نہیں لوڑ پیندی کدی وی دوایاں دی  
 مرض اس جہاں نوں لکیاں پیار دیاں  
 زاہد نیازی کدوں منگدا اے دولتائ  
 ناں منگاں سوہنیا میں جگ دیاں شہرتائ  
 مینوں تے بھکھاں نیں دیدار دیاں



عاشقان جشن منایا اوہدے عاشقان جشن منایا  
 دنیا تے محبوب خدا دا اج تشریف لیا یا  
 عرشیاں رل کے عرش سجايا سوہنے دا میلاد منایا  
 کعبے دی چھت تے جبریل نے خود جھنڈا لہرایا  
 عاشقان جشن منایا  
 ہور نبی وی جگ تے آئے بڑے بڑے رتبے وی پائے  
 سب نبیاں توں اچا رتبہ میرے نبی نیں پایا  
 عاشقان جشن منایا  
 مولا اپنی رحمت کر دے سب دی خالی جھوٹی بھردے  
 جیہڑا وی محبوب تیرے دی محفل دیوچہ آیا  
 عاشقان جشن منایا  
 ہجرچہ سردا رہندا سینہ ویکھ لوں مژہ شہر مدینہ  
 سوہنے نبی دے صدقے کر دے پوری آس خدا یا  
 عاشقان جشن منایا  
 زاہد تے وی کرم کماویں اوہناں نوں وی کوں بلاویں  
 جہاں نعرے لا لا تیری محفل نوں گرمایا  
 عاشقان جشن منایا



ساڑی ضرورتاں نوں سرکار جان دے نیں  
 دل واں حسرتاں نوں سرکار جان دے نیں  
 کہندا بشر اے کوئی من دا اے نور کوئی  
 جد کہ حقیقتاں نوں سرکار جان دے نیں  
 کیہ ہویا ایس واری نہیں پہنچیا مدینے  
 میریاں نیتاں نوں سرکار جان دے نیں  
 بوجہل بے خبر اے اوہنوں پتہ کی ہووے  
 مٹھی چہ کنکراں نوں سرکار جان دے نیں  
 بن منگیاں مل رئی اے ہر شے درِ نبی توں  
 در دے سوالیاں نوں سرکار جان دے نیں  
 میلادِ مصطفیٰ دا جیہڑے منارے نیں  
 اپنے سب عاشقان نوں سرکار جان دے نیں  
 زاہد تیری سمجھ وچہ نہیں اوںیاں کدی وی  
 جہناں حقیقتاں نوں سرکار جان دے نیں



کم چنگے میں کیتے نہیں کد سوہنیا  
تیرے لطف و کرم دی نہیں حد سوہنیا

میرے پلے دیوچہ نے گناہ ای گناہ  
تیری رحمت دے کولوں نہیں ودھ سوہنیا

لنگھ نہ جاوے کتے زندگی روندیاں  
تیرے روپے تے آواں گا کد سوہنیا

روح میری قبض ہو جاوے بس اس گھڑی  
پہنچ جانوال مدینے چ جد سوہنیا

آپ دی گل اللہ دی نہیں موڑ دا  
تیرا فرمان ہے مستند سوہنیا

آپ دے جیہڑا دربار وچہ آ گیا  
اوہنوں بخشش دی مل گئی سند سوہنیا

آپ دی ذات توں جہاں مونہہ موڑیا  
اوہنوں اللہ نے وی دتا رد سوہنیا

ایہہ حضوری داہر وار بن دی سبب  
آپ دی نعت پڑھدا ہاں تد سوہنیا

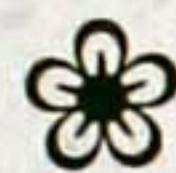
میں غلام آپ دا ہاں مینوں کدھرے وی  
کرنئیں سکدا کوئی مسترد سوہنیا

عرض کردا اے زاہد نیازی تیرا  
مینوں وی اپنے قدماء چہ سد سوہنیا

## قطعہ

آمنہ دا لال آ گیا  
سوہنا لج پال آ گیا

نفرتاء دی اگ بجھ گئی  
جھوٹ تے زوال آ گیا



حق تعالیٰ دا پیارا کملي والا آ گیا  
امنه بی دا دلارا کملي والا آ گیا

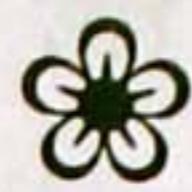
بے کسو بے چاریو رحمت تھیں دامن بھرلوو  
عاصیاں دا بن کے چارہ کملي والا آ گیا

ہوراس توں ودھ کے سوہنا جگتے اوناں نئیں کوئی  
کر لوو رج رج نظارہ کملي والا آ گیا

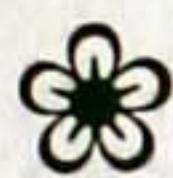
مشکلاں نوں پینی سی مشکل جہناں دے اون تے  
ہو گیا اُس دا اتارا کملي والا آ گیا

جس دی آمدتے خدا نے پت ونڈے جگتے  
اوہ پیہماں دا سہارا کملي والا آ گیا

وچہ مدینے عاصیاں دی مغفرت دے واسطے  
کھل گیا زاہد دوارہ کملي والا آ گیا



دروداں دے تختے سلاماں دے تختے  
 قبول آقا کرناں غلاماں دے تختے  
 تساں جاچ دسی اے شعراں دی میںوں  
 تے فیر کیوں نہ بھیجاں کلاماں دے تختے  
 محبت ہے بس شرط ذکرِ نبی دی  
 او تھے پہنچ جاندے تماماں دے تختے  
 ادب جیہڑا کردا اے آلِ نبی دا  
 اوہنوں ملنے کوثر توں جاماں دے تختے  
 خدا ہر گھری آپ وی بھیج دا اے  
 حبیب اپنے تائیں سلاماں دے تختے  
 خدا نے وی جاءوںک فرمائے دیا  
 حبیباً ایہہ تیرے غلاماں دے تختے  
 او تھے مل عقیدت دا پنیدا اے زاہد  
 اوہ نہیں ویکھدے خاصاں عاماں دے تختے



اپنے نہ کرے کوئی اغیار دیاں گلاں  
سانوں چنگیاں لگدیاں نیں دلدار دیاں گلاں

یا ذکر کرے کوئی اوہدے نوری مکھڑے دا  
یا چھپڑے اوہدی زلفِ خدار دیاں گلاں

وچہ هجر وی آ جاوے سانوں کیف وصل والا  
انج کوئی کرے اوہدے دیدار دیاں گلاں

بے چین نہ ہو جاوے میرا یار کتے سن کے  
دیسو نہ کوئی جا کے بیمار دیاں گلاں

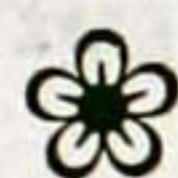
ایہہ عشق دی کھیڈا ایسی جت ہار نہیں جیہدے وچ  
عاشق نہیں کدی کر دے جت ہار دیاں گلاں

جیہڑے یار دے چنڈے نیں اوہ بیٹھ کے کلی وچ  
کر لیندے نیں عرشاں توں وی پار دیاں گلاں

جے بھل کے کدی مینوں غم آن ستاؤندے نیں  
میں چھٹر کے بہہ جاناں غنخوار دیاں گلاں

کنج کیتا سی سو ہنے نیں اقرار سنامینوں  
دے نہ کوئی آ کے انکار دیاں گلاں

نہیں رہندی خبر مینوں دن رات دی اے زاہد  
چھڑ جاندیاں نیں میرے جدیار دیاں گلاں



کرم ایسا کمایا سیداں نیں  
 مینوں لکھ دا بنایا سیداں نیں  
 کدی حق پچ دا دامن ناں چھڈیں  
 سبق ایہو پڑھایا سیداں نیں  
 نصیبا گھری نیندے سوں گیا سی  
 کرم کر کے جگایا سیداں نیں  
 ایہہ دنیا رب نے سوتھی بنائی  
 مگر ایہنوں سجایا سیداں نیں  
 کوئی قرآن انچ پڑھ کے سناوے  
 جیویں پڑھ کے سنایا سیداں نیں  
 خدا دے دین نوں زندہ کرن لئی  
 جگر دا لہو پلایا سیداں نیں  
 خزانہ درد دی دولت دا یارو  
 مری جھولی پچ پایا سیداں نیں  
 مینوں زاہد نہ کوئی جان دا سی  
 میرا جھنڈا جھلایا سیداں نیں



مستقبل تے میر باں نظر اخ خبر اس رکھاں حال دیاں  
 شاہ لاٹانی " دی منگتی گولی ظفر اقبال دیاں  
 جدھروی ٹر جاناں ہاں میں دنیا ناز اٹھاؤندی اے  
 رب دی سونہہ ایہہ رحمتاں بر کتاں ہین نبی دی آل دیاں  
 اک نقش لاٹانی دو بجے نقشہ نقش لاٹانی  
 تیج فخر لاٹانی نے دھماں میرے لج پال دیاں  
 اک نہ اک دن کرم نوازی ہو جاندی اے مرشد دی  
 آساں والے دیوے جیہڑیاں رہندياں نے نت بال دیاں  
 عرس ہے نقش لاٹانی دا چاء چانواں نوں چڑھیا اے  
 سب تیاریاں کر دے پھر دے آپ دے استقبال دیاں  
 انشاء اللہ مرشد دے سنگ شہر مدینے جانواں گے  
 امیداں آساں نے بڑیاں مینوں ایسے سال دیاں  
 میری تے اوقات نہ کوئی میں بس ایہہ گل جان دا ہاں  
 کرم نوازیاں رہندياں زاہد میرے تے لج پال دیاں

# ماں

دھماں پیاں نے جو میرے ناں دیاں  
سب دعاواں ہیں میری ماں دیاں

ماں تے دو جا ناں ایں اللہ پاک دا  
بہتیاں گلاں نئیں مینوں آندیاں

ماں بھر رس جاوے تے رب رس جاوندا  
کنیاں اُچیاں ہیں شانناں ماں دیاں

شالا وچھڑے نہ کسی دی ماں کدی  
ایہہ جدا نیاں ویکھیاں نئیں جاندیاں

جنتاں دی چھاں نہ ہو وے گھرچہ جے  
ایہہ بہاراں دی نے وڈھ وڈھ کھاندیاں

بخش ایہہ توفیق مینوں یا خدا  
خدمتاں کردا رہواں میں ماں دیاں

خدمتاں زاہد نیازی ماں دیاں  
بندے نوں جنت دیوچہ لے جاندیاں

رُباعيَان

اللہ خالق تے ماک جہاں دا اے کردا کسے دا جیون ہنیر کوئی نہیں  
 کدوں لوڑاے اوں نوں پتہ سارا اودوں دے دیندا کردا دیر کوئی نہیں  
 اللہ پاک دے بو ہے توں آ منگے دیکھی خوشیاں دی جہنے سوری کوئی نہیں  
 زاہد بلا تخصیص اوہ دیوے سب نوں اوہدے درتے نا تے فیر کوئی نہیں

کملی والیا عربیا شہنشاہا کردا کرم نمانے دے حال اُتے  
 پیدا کیتا بے مثل خدا تینوں کوئی مثل نہیں تیری مثال اُتے  
 نہیں کوئی ہور کریم کہ نظر رکھے جو سوالی دے ہراک سوال اُتے  
 میرا کم کوئی زاہد نہیں اڑ سکدا بڑا مان ہے مینوں لج پال اُتے

کدی انچ نہیں ہویا دعا میری پہنچی ہووے نہ باب قبول تیکر  
 مقصد زندگی میری دا ہویا پورا جد میں پہنچیا روضہ رسول تیکر  
 سردیکے مولا حسینؑ دیا کدی چھٹیں نہ اپنے اصول تیکر  
 تینوں جنت دی لوڑ جے ہے زاہد آجا چلنے در بتوں تیکر

انبیاء وی خواہشان رئے کر دے کملی والے دے کتے غلام ہندے  
 کمлی والے جیہڑے غلام ہندے اوہناں اتے خدادے انعام ہندے  
 جیہڑے جھکدے در بتوں اتے ہتھ وچہ اوہناں دے کوثر دے جام ہندے  
 کاش روضہ رسول تے اے زاہد پڑھ دے اسیں درود سلام ہندے

مولانا تیرے خزانے وچہ کمی کوئی نہیں خیر رحمت دی جھوٹی وچہ پائی رکھیں  
 جپداروال میں تیرے محبوب داناں میری قسمت ہمیشہ چپکائی رکھیں  
 ذکرِ نبی دیاں رحمتاں برکتاں تھیں میری قبرنوں خوب مہکائی رکھیں  
 صدقہ سونہنے حبیب دا حشر اندر گل زاہد دی مولا بنائی رکھیں

پہلاں کسے دا نظر منظور ہو جانہیں تے کسے وی نظر چہ چنانہیں  
 کسے کامل دے ہتھاں وچہ ہتھ دیدے رنگ عشق والا آپ رچنا نہیں  
 جیہدے سرتے سائیں نہ کوئی ہو وے اوہنے نفس کہینے توں بچنا نہیں  
 متھا مرشد دے بو ہے تے ٹیک زاہد بھانہڑ عشق والا ایویں مچنا نہیں

درِ مصطفیٰ تے صح و شام نوری وار و وار نے ستر ہزار اوندے  
 جیہڑے اک واری او تھے آ جاندے مرٹ کے اوہ نئیں دوسری وار اوندے  
 کمیلی والے دے نظر منظور نے اوہ روپے پاک تے جو گنہگار اوندے  
 مدینی آقا دا کرم سبحان اللہ زاہد جئے عاصی بار بار اوندے

اوہدے لیکھاں دی کرے گاریں کیہڑا کرم جیہدے تے آقا حضور گردے  
 کڈھ کے عاصی نوں کفردے نھیر یاں چوں سینے لاوندے تے نور و نور گردے  
 میرے آقا غلاماں دے سراں اُتوں سائے دکھاں تے غماں دے دور گردے  
 زاہد نبی دے نام دی جپ مالا کرم و یکھیں فیر کیسا حضور گردے

جھولی رحمت تھیں بھرنی جے چاؤناں ایس ذکر نبی دی بزم سجا تے سہی  
 تیرے روگ ہمیشہ لئی مک جاسن کمیلی والے نوں حال سناتے سہی  
 تیریاں مشکلاں نوں مشکل پے جانی نعرہ مشکل کشا دا لاتے سہی  
 بھل جاویں گا جنت توں اے زاہد ذرا شہر مدینے نوں جاتے سہی

دن رات جو آقا تقسیم کر دے ایسے ربی خزینے دی خیر ہو وے  
 جدوں جی کردا در توں منگ لیناں میرے جئے کہینے دی خیر ہو وے  
 زاہد پھلاں تے کلیاں نوں مہک مل گئی اوہدے پاک پسینے دی خیر ہو وے  
 اپنے قدماں چہ سد لے عاصیاں نوں تیرے سو ہنے مدینے دی خیر ہو وے

پختن پاک دے نال توں پیار پالے جئے نہ پہنچیں توں پارتے مینوں پھڑ لئیں  
 مولا علیؑ دے نام دا مار نعرہ جے بیڑی دوے نہ تارتے مینوں پھڑ لئیں  
 ہو کا دے خاں سیدہ فاطمہؓ دا گھرنہ بنے گزار تے مینوں پھڑ لئیں  
 زاہد مولا حسینؑ دے واسطے تھیں ٹھنڈی ہو وے نہ نارتے مینوں پھڑ لئیں

تحت و تاج نوں رکھ دے نیں ٹھوکراں تے کملی والے جیہڑے دربار گئے نیں  
 زندہ رہنے نے اوہناں دے نام جیہڑے اوہدیاں یاداں چہ زندگی گزار گئے نیں  
 کملی والے دے کرم دے آئے ہلے پل وچہ میری حیاتی سنوار گئے نیں  
 خوشبو را ہواں دی وسدی اے آپ زاہد ایتھوں لنگھ کے ہنیں سرکار گئے نیں

غمخوار حضور دی ذات با بھوں ہے کوئی ہور جے جگ وچہ تاں لکھدے  
 جے کوئی پُچھے حسین ترین رشتہ بلا جھجک توں لفظ اک ماں لکھدے  
 جو گستاخ بے ادب حضور دا اے اپنے آپ نوں اوں توں پراں لکھدے  
 تیرے دکھ مک جان گے اے زاہد اک چھٹھی حضور دے ناں لکھدے

درتے آئے سوالی نوں ملے فوراً اوتحے گل نہ کلتے اج دی اے  
 مدñی آقا دی کملى توں جاں صدقے عیب عاصیاں دے جیہڑی کج دی اے  
 اوہ سردار ہر اک سردار دا اے تے سرداری بس اوہنؤں ای کج دی اے  
 عربی شہنشاہ توں زاہد جاں صدقے لج پالے جو میں جئے بے لج دی اے

دشمن تائیں وی دوے دعا جیہڑا کوئی سخن نہیں آقا کریم ورگا  
 طیبہ پاک دے گلی محلیاں وچہ مزہ اوندہ اے باغِ نعیم ورگا  
 رکھے ہتھ یتیماں دے بسراں تے جو اوناں نہیں کوئی ڈر یتیم ورگا  
 جگ تے ہو یا نہ ہوناں ایں اے زاہد میرے آقا روف رحیم ورگا

جناب محمد زاہد نیازی نقشبندی کا

تیرا مجموعہ نعت

یہ کوچہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے

(زیر طبع)

جس میں مدینہ شریف حاضری کے موقع پر کہی گئیں کیف آور  
اور وجد آفرین نعمتیں شامل ہیں۔

جناب محمد زاہد نیازی کی پہلی کتاب

**سرکار کی گلی تک**

جس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے

ناشر

**نوریہ رضویہ پبلی کیشنز**

الحمد لله رب العالمين / احمد رضا / گنج بخش روڈ لاہور

**Marfat.com**



کیوں نہ دنیا ہو میری دیوانی  
میں ہوں زاہد فقیر لاٹانی



شوریٰ رضویٰ پسائی کیشنگز

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور